عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۲۸ جمادی الثانی تا ۵ رجب ۱۴۱۸ھ بمطابق ۳۱ اکتوبر تا ۶ نومبر ۹۷ء | شمارہ نمبر ۲۳

سولہویں سالانہ کانفرنس صدیق آباد (ربوہ)

توبہ ہماری ضرورت

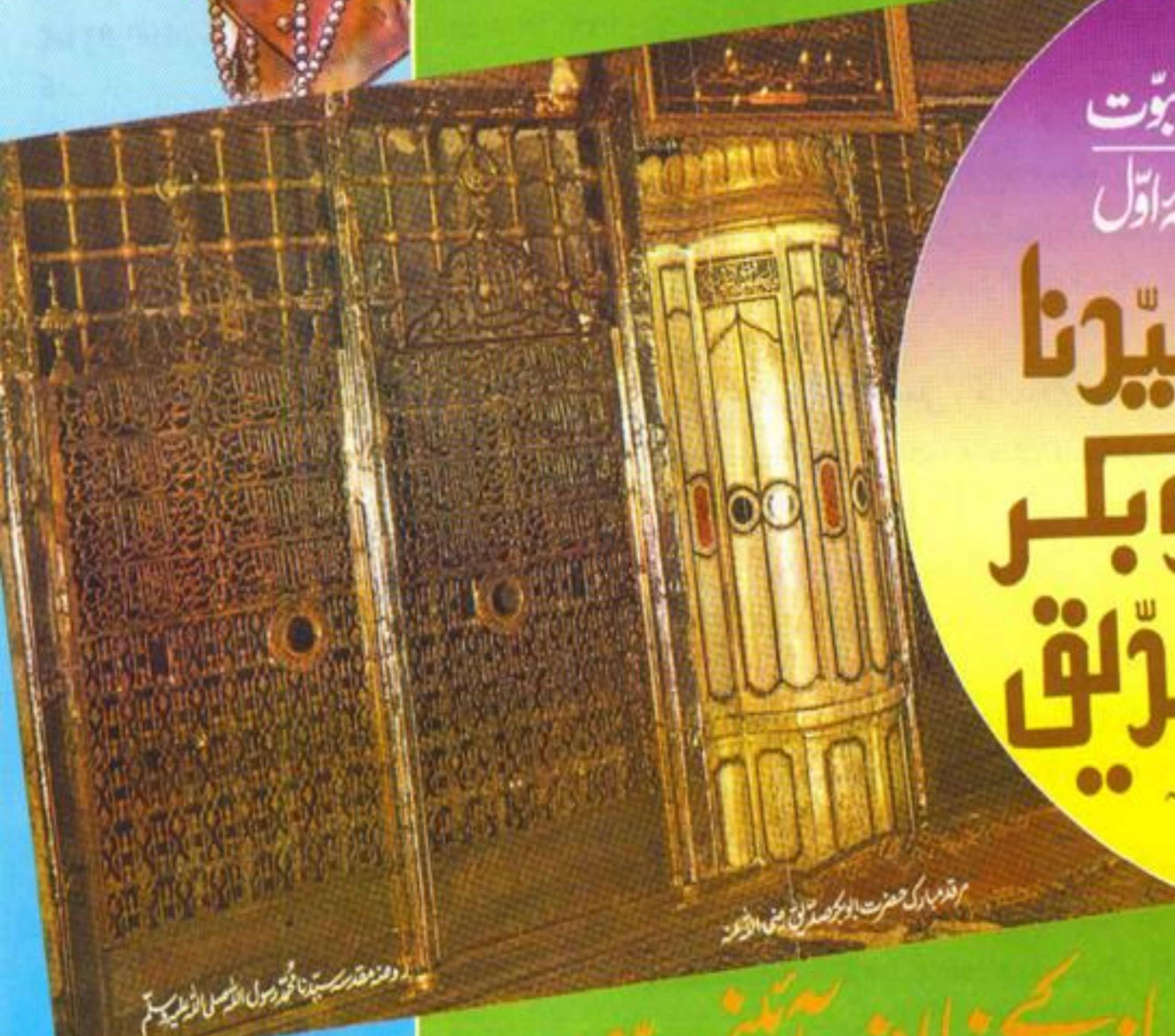

رفیقِ نبوت خلیفۂ اوّل

سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ

قادیانیت کے خلاف آئینی جدّوجہد

قیمت: ۵ روپے

حج و عمرہ کی اصطلاحات

(حج کے مسائل میں بعض عربی الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ بعض احباب کا تقاضا ہے کہ شروع میں ان کے معنی لکھ دیئے جائیں۔ اس لئے "معلم الحجاج" سے نقل کر کے چند الفاظ کے معنی لکھے جاتے ہیں)

استلام : حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا یا حجر اسود اور رکن یمانی کو صرف ہاتھ لگانا۔

اضطباع : احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

آفاقی : وہ شخص ہے جو میقات کے حدود سے باہر رہتا ہو جیسے ہندوستانی، پاکستانی، مصری، شامی، عراقی اور ایرانی وغیرہ۔

ایام تشریق : ذوالحجہ کی گیارہویں، بارہویں اور تیرھویں تاریخیں "ایام تشریق" کہلاتی ہیں۔ کیونکہ ان میں بھی (نویں اور دسویں ذوالحجہ کی طرح) ہر نماز فرض کے بعد "تکبیر تشریق" پڑھی جاتی ہے۔ یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

ایام نحر : دس ذی الحجہ سے بارہویں تک۔

افراد : صرف حج کا احرام باندھنا اور صرف حج کے افعال کرنا۔

تسبیح : سبحان اللہ کہنا۔

تمتع : حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کرنا پھر اسی سال میں حج کا احرام باندھ کر حج کرنا۔

تلبیہ : لبیک پوری پڑھنا۔

تہلیل : لا الہ الا اللہ پڑھنا۔

جمرات یا جمار : منیٰ میں تین مقام ہیں جن پر قد آدم ستون بنے ہوئے ہیں یہاں پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ ان میں سے جو مسجد خیف کے قریب مشرق کی طرف ہے اس کو جمرۃ الاولیٰ کہتے ہیں اور اس کے بعد مکہ مکرمہ کی طرف بیچ والے کو جمرۃ الوسطیٰ اور اس کے بعد والے کو جمرۃ الکبریٰ اور جمرۃ العقبہ اور جمرۃ الاخریٰ کہتے ہیں۔

رمل : طواف کے پہلے تین پھیروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلنا۔

رمی : کنکریاں پھینکنا۔

زمزم : مسجد حرام میں بیت اللہ کے قریب ایک مشہور چشمہ ہے جو اب کنوئیں کی شکل میں ہے۔ جس کو حق تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اپنے نبی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کے لئے جاری کیا تھا۔

سعی : صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریق سے سات چکر لگانا۔

شوط : ایک چکر بیت اللہ کے چاروں طرف لگانا۔

صفا : بیت اللہ کے قریب جنوبی طرف ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

طواف : بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر مخصوص طریق سے لگانا۔

عمرہ : حل یا میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرنا۔

عرفات یا عرفہ : مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹ میل مشرق کی طرف ایک میدان ہے جہاں پر حاجی لوگ نویں ذی الحجہ کو ٹھہرتے ہیں۔

قران : حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھ کر پہلے عمرہ کرنا پھر حج کرنا۔

قارن : قران کرنے والا۔

قرن : مکہ مکرمہ سے تقریباً ۴۲ میل پر ایک پہاڑ ہے نجد یمن اور نجد حجاز اور نجد تہامہ سے آنے والوں کی میقات ہے۔

قصر : بال کتروانا۔

محرم : احرام باندھنے والا۔

مفرد : حج کرنے والا، جس نے میقات سے اکیلے حج کا احرام باندھا ہو۔

میقات : وہ مقام جہاں سے مکہ مکرمہ جانے والے کیلئے احرام باندھنا واجب ہے۔

جحفہ : رابغ کے قریب مکہ مکرمہ سے تین منزل پر ایک مقام ہے شام سے آنے والوں کی میقات ہے۔

جنت المعلیٰ : مکہ مکرمہ کا قبرستان۔

جبل رحمت : عرفات میں ایک پہاڑ ہے۔

حجر اسود : سیاہ پتھر، یہ جنت کا پتھر ہے، جنت سے آنے کے وقت دودھ کی مانند سفید تھا۔ لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا۔ یہ بیت اللہ کے مشرقی جنوبی گوشہ میں قد آدم کے قریب اونچائی پر بیت اللہ کی دیوار میں گڑا ہوا ہے اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ چڑھا ہوا ہے۔

حرم : مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دور تک زمین حرم کہلاتی ہے اس کے حدود پر نشانات لگے ہوئے ہیں اس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا، گھاس جانور کو چرانا حرام ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۲۳ ۲۸ جمادی الثانی تا ۵ رجب ۱۴۱۸ھ بمطابق ۳۱ اکتوبر تا ۶ نومبر ۱۹۹۷ء قیمت: ۵ روپے

مجلس ادارت

○ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
○ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
○ مولانا نذیر احمد تونسوی
○ مولانا منظور احمد حسینی
○ مولانا محمد جمیل خان
○ مولانا سعید احمد جلالپوری
○ مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینجر

○ محمد انور

قانونی مشیر

○ حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و ڈیزائن

○ ارشد دوست محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

- قادیانیت، عیسائیت گٹھ جوڑ ...... لمحہ فکریہ ۴
- عقیدہ حیات مسیح علیہ السلام .... (مولانا محمد یوسف لدھیانوی) ۶
- یار غار، رفیق نبوت، خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ (مولانا نذیر احمد تونسوی) ۹
- قادیانیت کے خلاف آئینی جدوجہد ...... (محمد متین خالد) ۱۳
- توبہ ہماری ضرورت ...... (محمد صدیق فضل) ۱۷
- قادیانی نبوت کی حقیقت ...... (مولانا عبداللطیف مسعود) ۱۹
- سولہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ربوہ (مولانا محمد اشرف کھوکھر) ۲۱
- اخبار ختم نبوت ۲۵

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE 0171 737-8199

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر رسالہ کی خریداری کی تجدید کروالیجئے ورنہ پرچہ بند کر دیا جائیگا

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا	۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ	۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات	
بھارت، مشرق وسطیٰ ایشیائی ممالک	۶۰ امریکی ڈالر

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹-۷۸۴ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

ناشر: عبدالرحمٰن باوا
طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس
مقام اشاعت: ۱۰۳۱ مزرٹہ لائن کراچی

اداریہ

....۱۰....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آزادی کے پچاس سال اور قادیانی ریشہ دوانیاں

قادیانیت عیسائیت گٹھ جوڑ..... لمحہ فکریہ

قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے اور انگریزوں نے اپنے دور حکومت میں تحریک آزادی کو کچلنے کے لئے جو حربے اختیار کئے ان میں سے ایک حربہ مسلمانوں کا رشتہ نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹ کر ایک جھوٹے نبی سے جوڑنا تھا۔ اس کام کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کا انتخاب کیا گیا' جس کا خاندان جدی پشتی طور پر انگریزوں کا وفادار تھا اور جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں اس خاندان نے مسلمانوں کی تحریک آزادی کو کچلنے کے لئے انگریز فوج کو پچاس گھوڑے بمع سازو سامان کے پیش کئے تھے' جس کا تذکرہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اپنے قلم سے ایک خط میں کیا ہے' جو اس نے ملکہ برطانیہ کے نام ارسال کیا تھا اور جس میں اپنے خاندان کی نیاز مندانہ خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف مراعات طلب کی تھیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود اور جھوٹے نبی کی حیثیت سے اپنی امت کو تلقین کی کہ وہ انگریز حکومت کے خلاف کسی قسم کی تحریک میں حصہ نہ لیں' کیونکہ انگریز حکومت "اللہ کا سایہ ہے اور ملکہ عالیہ اللہ کی رحمت۔" اس کے بعد اگلے مرحلے میں جہاد کے حکم کو ختم کردینے کا اعلان کیا' اور ایک جگہ لکھا ہے کہ "میں نے جہاد کے حرام ہونے پر اتنی کتابیں لکھیں جس سے پچاس الماریاں بھر جائیں۔" اس کے ساتھ ساتھ اس نے اپنی تمام ذریت کو حکم دیا کہ وہ اپنے ناموں کا اندراج مسلمانوں کی فہرست میں نہ کرائیں اور اس کے لئے باقاعدہ طور پر وائسرائے کو درخواست لکھی' اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کشمیر وغیرہ میں مسلمانوں کی جدوجہد آزادی ناکام ہوئی۔

قیام پاکستان کے بعد بھی قادیانیوں کی سرپرستی انگریزوں نے جاری رکھی اور یہ شرط عائد کی کہ ظفر اللہ قادیانی کو وزیر خارجہ بنایا جائے' بحیثیت وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی نے مسلمانان پاکستان اور عالم اسلام کے درمیان ایسی خلیج پیدا کی اور پاکستان کو امریکہ کے ساتھ ایسا منسلک کیا کہ اس وقت بہت سارے ممالک پاکستان کے مقابلے میں ہندوستان کو زیادہ عالم اسلام کا خیر خواہ سمجھتے تھے۔ مصر اسرائیل جنگ' سوڈان اور عیسائی لڑائی میں قادیانی وزیر خارجہ کی ہدایت پر مصر اور سوڈان کی مخالفت کی گئی' ہر جگہ عیسائی مفادات کو مد نظر رکھ کر فیصلے کئے گئے' جس کی وجہ سے پاکستان عالم اسلام کی حمایت سے آج تک محروم چلا آرہا ہے' یہی صورت حال کشمیر کے مسئلہ کے ساتھ پیش آئی' بحیثیت وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی نے اس مسئلہ کو حل کرنے کے بجائے الجھادیا اور ہندوستان پر دباؤ نہیں ڈالا گیا۔ پاکستان میں جب بھی مسلمانوں نے عقائد کی بنیاد پر قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کی کوشش کی تو قادیانیوں نے امریکہ اور مغربی دنیا کے ذریعہ مسلمانوں کی اس کوشش کو ناکام بنانے کے لئے دباؤ ڈلوایا۔ چند سال قبل جب امریکی امداد کے بارے میں پاکستان اور امریکہ میں مذاکرات کا سلسلہ چل رہا تھا تو امریکی حکومت کی جانب سے یہ شرط عائد کی گئی کہ قادیانیوں کے متعلق آئینی ترمیم واپس لی جائے' امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے بعد سے برطانیہ میں مسلسل جھوٹے پروپیگنڈے کا سہارا لے کر ہزاروں قادیانیوں نے سیاسی پناہ حاصل کرکے دنیاوی فوائد حاصل کئے اور پاکستان کو نہ صرف بدنام کیا بلکہ پاکستان کے خلاف مغرب میں نفرت پیدا کرنے کے اقدامات کئے' یہی صورت حال مغربی جرمنی' اسپین' فرانس اور امریکہ وغیرہ کی ہے۔ تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ اس وقت عیسائیت' یہودیت' قادیانیت نے گٹھ جوڑ کرلیا ہے تاکہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کو روکا جائے اور نوجوان نسل میں جو اسلام سے دلچسپی پیدا ہورہی ہے اس کے آگے بند کیسے باندھا جائے' اس وقت الحمدللہ نوجوان علماکرام اور تبلیغی جماعت کی انتھک محنت سے انگلینڈ میں ایک ہزار کے قریب مساجد قائم ہوچکی ہیں' انگلینڈ کے بعض علاقوں میں آپ چلے جائیں تو آپ کو ایسا معلوم ہوگا کہ کسی مدرسہ یا خانقاہ یا دینی ماحول میں پہنچ گئے ہیں۔ لاکھوں نوجوان تبلیغ سے جڑنے کی وجہ سے اپنی زندگیوں میں اسلامی تبدیلیاں لاچکے ہیں' یورپ

جہاں عورت کے لئے پردہ کرنا ایک مشکل ترین مرحلہ تھا' وہاں آج ہزاروں لڑکیاں باپردہ نظر آتی ہیں' ایک ایک محلے میں کئی مساجد بن چکی ہیں' جہاں چند گھر مسلمانوں کے آباد ہوں' وہاں فوری طور پر مسجد بنانے کا خیال کیا جاتا ہے' ہیتھرو ایئرپورٹ تک میں نماز کی جگہ بنا دی گئی ہے۔ ہسپتالوں میں نماز کا کمرہ مختص ہے' کارڈیف کے ایک ہسپتال میں نماز باجماعت کے بعد تبلیغی نصاب کی تعلیم دیکھ کر مسلمان ڈاکٹروں پر رشک آیا' جگہ جگہ مکاتب قرآن کریم نے نئی نسل کو اسلام کا شعور عطا کیا ہے' یہی صورت حال امریکہ' افریقہ اور دیگر ممالک کی بنی جا رہی ہے۔ اس صورت حال نے قادیانیوں' عیسائیوں اور یہودیوں کی نیندیں حرام کر دی ہیں' سابق صدر جمی کارٹر سے لیکر پاپ جان پال دوم تک' اور بڑے بڑے عیسائی لیڈران سے لیکر مرزا طاہر تک سب اس صورت حال سے پریشان ہیں۔ عیسائیوں کو پریشانی ہے کہ ہم نے مذہب سے دور ہو کر اپنا معاشرہ' اپنا کیریئر' اپنا تمدن' اپنی تہذیب تباہ کر ڈالی' خود ایک بڑے عیسائی ڈاکٹر کے بقول اس وقت یورپ کے ۲۰ سال سے لیکر ۳۰ سال تک کے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں پاگل ہونے کے قریب پہنچ چکے ہیں' والدین سے انہوں نے خود جان چھڑالی اور بوائے فرینڈ یا عارضی شوہر اور گرل فرینڈ یا عارضی بیویاں داغ مفارقت دے چکی ہیں۔ تنہائی کے خوف نے ان کی نیندیں حرام کی ہوئی ہیں' مذہب کے نام سے بھی اب وہ واقف نہیں قادیانی پریشان ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی سے لیکر مرزا طاہر تک سب جھوٹے خواب دیکھ کر بشارتیں دیتے رہے کہ جلد ہی دنیا پر قادیانی غالب ہوں گے' مسلمان مغلوب ہو جائیں گے' یہودی تو باوجود اقتصادی طور پر مضبوط ہونے کے ہر جگہ ذلت و خواری کی علامت بنے ہوئے ہیں' ایک مسلمان قوم ہے کہ پوری دنیا اس کی تباہی کے درپے' مذہب سے دور کرنے کے لئے کوئی ایسا قدم نہیں جو اٹھایا نہ جا رہا ہو' لیکن دین ہے کہ مسلمانوں میں راسخ ہوتا چلا جا رہا ہے' دنیا ہے کہ اسلام کی طرف راغب ہوتی چلی جا رہی ہے' اس صورت حال کے پیش نظر عیسائیوں نے ایک مرتبہ پھر قادیانیت کو آلہ کار بنانے کا عمل تیز کر دیا ہے' افریقی ممالک جہاں غربت کے باوجود عیسائیت کامیاب نہ ہو سکی' وہاں قادیانیت کو آگے لا کر مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے وہ تمام حربے اختیار کئے جا رہے ہیں جو عیسائیوں کا طریقہ کار ہیں' ڈاکٹروں کی ٹیم بھیج کر علاج معالجہ پر قبضہ کیا جا رہا ہے تاکہ اگر مسلمان کسی وقت قادیانیت سے بدکیں تو ڈاکٹروں کو واپس بلا کر ان کو علاج و معالجہ سے محروم کر دیا جائے' حکومتی اداروں کو امداد دے کر اپنا زیر احسان بنایا جا رہا ہے' سڑکوں کا جال پھیلا کر احسان مند کیا جا رہا ہے' تعلیمی ادارے قائم کر کے ان کو تعلیمی طور پر اپنا دست نگر کیا جا رہا ہے' اطلاعات کے مطابق ایک افریقی ملک میں جب ایک عالم دین نے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کے بارے میں مسئلہ اٹھایا تو قادیانیوں نے فوری رد عمل کے طور پر اس افریقی ملک سے اپنے ڈاکٹروں کو واپس بلا لیا' اسکولوں کو بند کر دیا اور حکومتی عمل میں جو تعاون تھا اس کو اٹھا لیا جس کی وجہ سے حکومت کو "مجبوراً" قادیانی جماعت سے بات چیت کرنا پڑی اور "مصلحتاً" قادیانیوں سے مصالحت اختیار کر لی گئی' اس پر مرزا طاہر نے اپنی حقانیت کا شور مچا دیا' ایک جمعہ کا خطبہ اس پر دیا گیا' الفضل رسالہ میں خوب بڑکیں ماری گئیں' کوئی مرزا طاہر سے پوچھے کہ مال اور دولت دیکر اور کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنا مذہب مسلط کرنا کونسی اخلاقیات میں جائز ہے؟ آج کوئی قادیانیوں کے ذریعے سے مراعات دے دیں تو وہ ملک اس کے ساتھ ہو جائے گا' یہ طریقہ تو عیسائیوں کا ہے' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں کا یہ طریقہ کبھی نہیں رہا' یہ طریقہ جھوٹے نبیوں کا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ طریقہ اختیار کیا' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں کا طریقہ تو یہ تھا کہ کوڑے پر کوڑے لگ رہے ہیں لیکن احد احد کی صدا بلند ہے' کہا جاتا ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑ دو' انعامات ملیں گے' کہتے ہیں جان چلی جائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ہزاروں عیش قربان' حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے سوال ہوتا ہے کہ تمہیں چھوڑ دیا جائے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نعوذ باللہ سزا دی جائے تمہیں قبول ہے' فرماتے ہیں یہ بھی برداشت نہیں کہ ایک کانٹا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چبھے اور خبیب آرام سے بیٹھ جائے۔ بہرحال بات ہو رہی تھی قادیانیت اور عیسائیت گٹھ جوڑ کی' مرزا طاہر بہت سرگرمی سے لگے ہوئے ہیں کہ جہاں عیسائیت نہیں جا سکتی' وہاں قادیانیت کے نام پر گمراہ کرنے کی کوشش کی جائے' اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے ان کو دھوکہ دیا جائے' دوسری طرف عیسائیت نے عزم کیا ہے کہ ۲۰۲۰ء تک بنگلہ دیش' انڈونیشیا اور بعض دیگر ممالک کو عیسائی بنایا جائے' تیسری طرف امریکہ کی کوشش ہے کہ انسانی حقوق کے نام پر مسلمانوں کو ان کی تہذیب و تمدن سے کنارہ کش کر کے ان کے دل سے ایمان کی شمع بجھا دی جائے' اس لئے مسلمانوں کو زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے' مسلمان ہمیشہ ایمان کے بل بوتے پر کامیاب ہوئے ہیں۔ تبلیغی جماعت' دینی مدارس' مکاتب قرآن کریم' مسلم اسکولز وغیرہ کے ذریعے نئی نسل کی ایسی ایمانی تربیت کی جائے کہ معمولی دنیاوی فوائد ان کے ایمان کو متزلزل نہ کر سکیں' قادیانیت کے بارے میں مسلمانوں کو اچھی طرح آگاہ کیا جائے تاکہ دھوکہ دے کر جہاں جہاں قادیانی مصروف عمل ہیں وہاں کے مسلمان ان سے ہوشیار ہو جائیں' سعودی عرب' برونائی اور دیگر مالدار اسلامی حکومتوں کو متوجہ کیا جائے کہ وہ غریب ممالک میں ہسپتال اور ڈسپنسریاں اور اسکول قائم کر کے قادیانیت اور عیسائیت کا راستہ روکیں کیونکہ حدیث شریف میں "الکفر فقر" کہا گیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے محدود وسائل کی وجہ سے جہاں نہیں پہنچ سکتی ہے' تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر جو انگریزی' عربی' اردو میں مرتب کیا گیا ہے' ان ممالک میں خصوصی طور پر پہنچانے کی کوشش کریں جہاں قادیانی پہنچ چکے ہیں تاکہ وہاں کے مسلمان قادیانیت سے آگاہ ہو سکیں۔ اسی طرح وہاں کے علماء کرام سے درخواست ہے کہ مقامی زبانوں میں ختم نبوت کے لٹریچر کا ترجمہ کر کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیں تاکہ وہ اسے کثیر تعداد میں طبع کرا کر ان کو دے اور وہ ان ممالک میں ان کی تقسیم کا انتظام کریں۔ مسلمانوں کو اس وقت قادیانیت سے سب سے بڑا خطرہ ہے اور قادیانیت' عیسائیت گٹھ جوڑ مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے' اس پر ہر مسلمان کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

آخری قسط

(مدیر پیغام صلح کے جواب میں)

عقیدۂ حیاتِ مسیح علیہ السلام

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

اسی طرح کسی شخص کا محض آسمان پر ہونا اور دوسرے کا زمین پر ہونا نہ تو اول الذکر کی افضلیت کی دلیل ہے اور نہ موخرالذکر کی تنقیص کا موجب ہے' کون نہیں جانتا کہ انبیاء کرام علیہم السلام آسمان کے فرشتوں سے بلکہ حاملین عرش سے بھی افضل ہیں' جب جبریل علیہ السلام کے آسمان پر زندہ ہونے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص نہیں ہوتی۔ نہ جبریل علیہ السلام کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونا لازم آتا ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وجود کیوں بار خاطر ہے جبکہ وہ جبریل علیہ السلام سے تو افضل ہی ہیں۔ اور سنئے! جناب مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"جنات آسمان تک پہنچ جاتے ہیں' جیسا کہ فاتبعہ شہاب ثاقب سے ظاہر ہوتا ہے۔"

اگر خبیث جنات کے آسمان تک پہنچ جانے سے کوئی پہاڑ نہیں ٹوٹتا (البتہ ستارے ضرور ٹوٹتے ہیں) کسی نبی کی توہین نہیں ہوتی' نہ کسی کو جنات کی برتری و فضیلت کا شبہ گذرتا ہے تو ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام سن کر ہی کیوں طوفان برپا ہوجاتا ہے؟ اور پھر نیک روحوں کے اعلیٰ علیین پر جانے کا عقیدہ کس کو معلوم نہیں؟ کیا محض ان کے آسمان پر ہونے سے یہ فرض کرلیا جائے کہ ہر نیک روح زمین کے تمام باشندوں سے افضل ہوتی ہے؟ اور پھر میں کہتا ہوں کہ جب روحیں آسمان پر جاتی ہیں اور وہی ان کا مستقر بھی ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تو لقب ہی روح اللہ ہے' وہ اگر آسمان پر جائیں اور وہاں رہیں تو اس سے کیوں بدکا جائے؟

ضمناً" یہ بھی عرض کردوں کہ جن عیسائیوں نے یہ دانشمندانہ گپ اڑائی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام چونکہ آسمان پر ہیں اس لئے وہ خدا یا خدا کے بیٹے ہیں ان سے کہئے کہ اگر آسمان پر جانے سے ہی خدائی مل جاتی ہے تو ایسے سستے خدا انہیں اور بھی مل جائیں گے اس لئے وہ ان سارے صعود آسمانی والے خداؤں کی پرستش کے لیے تیار رہیں۔ آسمان کے سارے فرشتے ان کی خدائی کے لئے موجود ہیں' علیین کی تمام روحیں ان کی خدا بننے کو حاضر ہیں' اور آسمان تک پہنچنے والے سب شیاطین ان سادہ لوحوں سے اپنی خدائی کا سکہ منوانے کے لئے موجود ہیں محترم! یہ اصول سراسر عیسائی گپ ہے کہ جو آسمان پر چلا جائے وہ خدا بن جاتا ہے وہ زمین والوں سے افضلیت استحقاق رکھتا ہے' میں نہیں سمجھتا کہ آپ ایسے عاقل و فہیم بھی عیسائیوں کے غلط مگر مکروہ پروپیگنڈے کو اپنے دلائل کے دامن میں ٹانک سکتے ہیں' سرسید مسکین پر احساس کمتری طاری تھا وہ اور اس کے حواری عیسائی پروپیگنڈے کے سیلاب میں بہہ کر اسلامی عقائد پر مشق جراحی کرتے رہے انہوں نے یہ دیکھنے کی زحمت نہیں کی کہ یہ پروپیگنڈہ عقل و استدلال سے کس قدر عاری ہے۔ مگر اب تو ہم غلام نہیں' اب تو یہ طرز فکر چھوڑ دینا چاہئے۔

ہاں! کسی کی عمر کا مختصر اور دوسرے کی عمر کا طویل ہونا بھی معیار فضیلت نہیں' حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ہزار برس ہوئی اور نوح علیہ السلام کی اس سے بھی زیادہ' کیا اس سے یہ استدلال کرنا صحیح ہوگا کہ یہ دونوں حضرات' ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل تھے؟ یا ان کا طویل عمر پانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کا موجب ہے؟ الغرض نہ کسی کا زندہ ہونا معیار فضیلت ہے' نہ آسمان پر ہونا' نہ طویل العمر ہونا۔ اس لئے آنجناب کا یہ شبہ محض جذباتی ہے' اور اس کا منشا صرف غلط فہمی اور عیسائی پروپیگنڈے سے مرعوبیت.......

بارھواں شبہ: آنجناب کی مندرجہ بالا عبارت میں ضمناً" ایک اور شبہ بھی پیش کیا گیا ہے اسے بھی صاف ہونا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ: "حضرت عیسیٰ کو انجیل اور قرآن دونوں بنی اسرائیل کی طرف بھیجا جانے والا رسول کہتے ہیں۔" اس سے آپ یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی طرف بھیجا جانے والا رسول

امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی طرف کیوں کر آسکتا ہے؟

جواباً" گزارش ہے وہ امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی طرف رسول بن کر نہیں آئیں گے' بلکہ اس امت میں اس کے ایک فرد کی حیثیت سے تشریف لائیں گے' وہ بنی اسرائیل کے رسول تھے مگر ان کی دوبارہ تشریف آوری اس دور میں ہوگی جس دور کے تمام لوگوں کے لئے رسول حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس امت کے لئے بھی' خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بھی' ان کی امت کے لئے بھی اور دیگر انبیاء کرام اور ان کی امتوں کے لئے بھی۔ بعید نہیں کہ ان کا اسی دنیا میں امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) میں آ شامل ہونا ان کی اس دعا کا ثمر ہو جو آنجناب نے انجیل برنباس سے نقل کی ہے:

"اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ ہو' اور مجھ کو اس قابل بنائے کہ میں تیری جوتی کا تسمہ کھولوں' کیونکہ اگر میں یہ شرف حاصل کروں تو بڑا نبی اور اللہ کا مقدس بن جاؤں گا۔"

ان کی اس دعا میں دو باتیں بالکل نمایاں ہیں۔ ایک یہ کہ "جوتی کا تسمہ کھولنا" کنایہ ہے خوردانہ خدمت اور نصرت و حمایت سے' گویا دعا یہ ہے کہ حق تعالیٰ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حامی و خادم بنائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل کرکے ان سے دین قیم کی خدمت لے۔

دوسرے یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہونا ان کے حق میں ذلت کا موجب نہیں بلکہ ان کی بڑائی اور تقدس و شرف کا باعث ہے شاید ان کی اسی دعا کو قبول کرکے اللہ تعالیٰ نے ان سے وہ وعدہ کیا ہو جسے میں حدیث معراج کے حوالے سے اوپر نقل کرچکا ہوں (دیکھئے پانچواں شبہ) الغرض ان کے اس امت میں تشریف لانے سے ان کی سابقہ حیثیت ختم نہیں ہوگی۔ البتہ بنی اسرائیل کے رسول ہونے کے ساتھ ساتھ وہ امت محمدیہ کے ایک فرد بھی ہوں گے (اور یہ میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ تمام انبیاء آپ کی امت ہیں) اور امت محمدیہ میں ان کی تشریف آوری کا سب سے اہم مقصد بھی اپنی ہی قوم یعنی بنی اسرائیل کی اصلاح ہوگی۔ شاید اسی نقطہ کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے فرمایا تھا: **ان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ** (درمنثور)

ترجمہ: "بے شک عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں اور قیامت سے پہلے وہ تمہاری طرف واپس لوٹ کر آئیں گے۔"

آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس امت کو آپ نے "نازل فیکم" کی خوشخبری دی' یعنی تم میں نازل ہوں گے اور بنی اسرائیل کو "راجع الیکم" فرمایا' یعنی "تمہاری طرف لوٹ کر آئیں گے" اس طرز تعبیر میں یہی نکتہ معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

ہاں! یاد آیا' انجیل برنباس' جس سے آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کا اقتباس نقل کیا ہے۔ اس میں ٹھیک اسلامی عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہودیوں کے ہاتھ میں گرفتار ہونے سے بچایا جانا' زندہ سلامت آسمان پر اٹھایا جانا اور پھر آخری زمانے میں نزول فرمانا درج ہے' کیا آپ بتاسکیں گے کہ یہ انجیل کس زمانہ میں لکھی گئی؟ کس نے لکھی؟ اور اس کے مندرجات کی حیثیت کیا ہے؟

تیرھواں شبہ : جناب برکت خان کا ایک ژولیدہ فقرہ نقل کرکے آنجناب نے لکھا ہے:

"آپ کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ وہ بجسد عنصری آسمان پر اٹھائے گئے اور واپس آئیں گے اور امت محمدیہ کی اصلاح کریں گے' تو گویا جواب ہے آپ کے پاس عیسائیوں کے ان الفاظ کا کہ ابن اللہ ہے' کلمۃ اللہ ہے' خدائے کامل اور انسان کامل ہے۔"

میں آپ کو یاد دلاؤں گا کہ عیسائیوں کے "یہ الفاظ" آج نئے آپ کے سامنے نہیں آئے' بلکہ انہوں نے یہی عجیب و غریب الفاظ بارگاہ رسالت میں بھی پیش کئے تھے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دلیل کا سامنا کرنے کے لئے نہ تو مسیح علیہ السلام کے رفع جسمانی کا انکار فرمایا' نہ ان کو یہ کہا کہ عیسیٰ مرچکا ہے' نہ ان کے کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہونے سے انکار فرمایا' بلکہ ان کی غلطی کی اصلاح کے لئے صرف تین فقرے ایسے فرمائے کہ ان کا جواب نہ ان سے اس وقت بن سکا' نہ آج تک' ایک فقرہ یہ تھا:

الستم تعلمون ان عیسیٰ یاتی علیہ الفناء وان ربنا حی لایموت (درمنثور)

ترجمہ: "کیا تم نہیں جانتے کہ عیسیٰ پر فنا طاری ہوگی اور ہمارا رب حی لایموت ہے کبھی نہیں مرے گا۔"

آپ دیکھ رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ عیسیٰ تو مرچکا ہے' بلکہ انہیں اس حقیقت پر متنبہ فرمایا کہ جس طرح ساری مخلوق فانی ہے اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام پر بھی آئندہ کسی زمانے میں قانون فنا طاری ہونے والا ہے' وہ قانون فنا سے مستثنیٰ نہیں' ان کی حیات مستعار' خواہ وہ کتنی ہی طویل ہو' انہیں خدا بنانے کے لئے کافی نہیں' وہ فانی ہیں' اور فانی خدا نہیں ہوسکتا۔

محترم! آپ نے برکت خان کے ایک فقرہ کے سامنے سپر ڈال دی اور اسے لاجواب سمجھ لیا' جب تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کا انکار نہ کردیا جائے۔ آپ نے برکت

صاحب سے یہ تو پوچھ لیا ہوتا کہ انہوں نے اپنے ژولیدہ فقرے کا مطلب خود بھی سمجھا ہے؟ یا "تین ایک اور ایک تین" کی طرح یہ بھی ایک ایسی چیستان ہے جسے کوئی عیسائی نہ خود سمجھ سکتا ہے نہ کسی اور کو سمجھا سکتا ہے' ان صاحب سے پوچھئے کہ:

(۱) کیا خدا بھی قتل کیا جاتا اور سولی دیا جاتا ہے؟

(۲) انسان خدا' خدا انسان؟ یہ کیا معما ہے؟

(۳) خدا کا قاتل طاقتور تھا یا مقتول خدا؟

(۴) کیا خدا خود ہی باپ اور خود ہی بیٹا ہے۔

(۵) عیسیٰ علیہ السلام مقتول و مصلوب ہونے کے سبب ابن اللہ ہیں؟ یا برعکس اس کے ابن اللہ ہونے کے سبب مقتول و مصلوب ہوئے؟ عیسائی عقیدہ اس بارے میں کیا ہے اور برکت صاحب کیا فرمارہے ہیں؟

تعجب ہے جو مسکین یہ نہیں جانتا کہ اس کا عقیدہ کیا ہے اور جو کچھ وہ لکھ رہا ہے اس کا مفہوم و مدعا کیا ہے؟ جسے یہ خبر نہیں کہ سبب کسے کہتے ہیں اور مسبب کیا ہوتا ہے؟ آپ اس کی بے سروپا تک بندی کو لاجواب بتاکر مجھے اسلامی عقیدے میں ترمیم و اصلاح کا مشورہ دے رہے ہیں اور اپنی خفگی کا سارا زور اسلامی عقیدے پر اتار رہے ہیں' کیا عقیدہ رفع کے انکار سے عیسائی مسلمان ہو جائیں گے؟ یا آپ نے عقیدہ رفع کا انکار کرکے عیسائیوں کو مسلمان بنالیا؟

میرے محترم! غیروں کے واہی تباہی شبہات کا سامنا کرنے کے لئے اسلامی عقائد میں کتر بیونت شروع کردینا کوئی صحت مندانہ طرز فکر نہیں' بلکہ یہ گریز پائی' شکست خوردگی اور سپر اندازی کی علامت ہے' یہ اسلام سے نادان دوستی ہے۔ میں بحمد اللہ مسیح علیہ السلام کے رفع جسمانی کا قائل ہوں' کیونکہ میرا خدا قائل ہے' میرا رسول قائل ہے' میرے پیشرو سلف صالحین قائل ہیں' لیکن کسی عیسائی کو میرے سامنے لائیے۔ میں دیکھوں گا کہ وہ کس دلیل اور کس منطق سے آسمان پر جانے سے الوہیت یا ابنیت کشید کرکے دکھاتا ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عیسیٰ علیہ السلام کی افضلیت کیسے ثابت کرکے دکھاتا ہے؟ مگر میں آنجناب کی خفگی کا کیا علاج کروں' آپ جوش میں یہ تک کہہ گئے:

"کہاں ہے آپ کی نگاہ میں آنحضرت خاتم النبیین کی رفعت و عظمت؟ جب آپ کا اور عیسائیوں کا ایک ہی عقیدہ ہے تو کیا آپ خدا کے ساتھ شرک کے مرتکب نہیں ہورہے؟"

محترم! آپ کا یہ فقرہ نرا جذباتی ہے' غصہ میں آدمی حق و باطل اور صحیح و غلط کی تمیز نہیں کر پاتا' حدود کی رعایت نہیں رہتی' بس غصہ تھوک دیجئے' اطمینان و سکون سے بتایئے کیا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مسلمانوں اور عیسائیوں کا عقیدہ واقعتاً" ایک ہی ہے؟ کیا کسی باوقار اور سنجیدہ اتھارٹی کے سامنے آپ اپنے اس دعویٰ کو ثابت کرسکتے ہیں؟

اچھا یہ بتایئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی سے واقعی ان کا خدا ہونا ثابت ہوجاتا ہے؟ رفع و حیات مسیح کا عقیدہ واقعی شرک ہے؟ اگر آنجناب کے یہ دعوے جھنجلاہٹ اور جذباتیت کا نتیجہ نہیں' بلکہ سنجیدگی سے آپ یہی سمجھتے ہیں تو آپ کے شبہ کا ازالہ میرا فرض ہے اور میں انشاء اللہ اس فرض کو ضرور بجالاؤں گا۔ لیکن چند **تنقیحات** ضروری ہیں' آپ ان کی وضاحت کریں۔

۱- شرک کسے کہتے ہیں؟

۲- جو شخص شرک کا مرتکب ہو اس کا کیا نام رکھتے ہیں؟

۳- شرک کی سزا وہی ہے جو قرآن کریم نے بتائی ہے' **ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ** یا کچھ اور؟

۴- شرک کو شرک سمجھ کر کیا جائے تبھی آدمی گناہ گار ہوتا ہے یا نادانستہ شرک بھی شرک ہی ہے' مثلاً" عیسائی صاحبان تثلیث کو شرک نہیں سمجھتے بلکہ توحید سمجھتے ہیں' وہ مشرک ہیں یا نہیں؟

۵- حیات مسیح کا عقیدہ آپ کے خیال میں شرک خفی ہے یا جلی؟

۶- یہ کس تاریخ سے شرک شمار ہونے لگا ہے؟

۷- کیا مامور من اللہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے؟

۸- کیا شرک کا مرتکب مجدد بھی ہوتا ہے؟

۹- خدا تعالیٰ نے لوگوں کو شرک سے بچانے کے لئے اتمام حجت بھی کی ہے یا نہیں؟

۱۰- اگر کی ہے تو کس تاریخ سے؟

آنجناب ان امور کی تنقیح فرمائیں گے تب عرض کروں گا کہ ہم بحمد اللہ حیات مسیح کو مان کر شرک کے مرتکب نہیں' بلکہ قضیہ برعکس ہے۔

میں نے آنجناب کے خط سے کرید کرید کر شبہات نکالے ہیں اور انہیں حل کرنے کی ناتواں کوشش کی ہے۔ خدا شاہد ہے کہ میرا مقصود واقعتاً" آپ کی صلاح و بہبود اور خیر خواہی ہے۔ آنجناب ان معروضات پر غور و تدبر فرمائیں' اگر کوئی شبہ پھر باقی رہ جائے تو اس کی تشفی کے لئے حاضر ہوں' کوئی اور شبہ ہو وہ بھی پیش فرمایئے۔ اچھا اب اجازت

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد ن النبی الامی
و آلہ وصحبہ وبارک وسلم

یارِ غار، رفیق نبوت، محسن امت خلیفہ اول

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مولانا نذیر احمد تونسوی

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نبوت و رسالت کا اعلان فرمایا تو وادی مکہ میں ہلچل پیدا ہوگئی۔ اپنے پرائے بن گئے، مدح سرائی کرنے والے مذمت کرنے لگے، اور مکہ کے ذی اثر لوگ آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہوگئے۔ کسی شخص کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق قائم کرنا موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا اور ایمان قبول کرنا جزیرۃ العرب کو اپنا دشمن بنانا تھا۔ اسلام قبول کرنا سنگریزوں پر چلنے اور طوفانوں سے ٹکر لینے کی مانند تھا۔ ان حالات میں بہت سارے خوش قسمت انسانوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی جانے والی دعوت ایمان پر لبیک کہا، مگر ان میں سب سے پہلے جس خوش نصیب ہستی نے آپ کی آواز پر لبیک کہا، وہ مشیر رسول صلی اللہ علیہ وسلم، یار غار و مزار، تابعدار و جاں نثار، وفادار نبوت، محافظ ختم نبوت، فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، حبدار محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جس پر انتہائی شفیق ہے، لقب جس کا عتیق ہے، یعنی خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہستی ہے۔

آپ کا اصل نام نامی اسم گرامی عبداللہ ہے، لقب صدیق و عتیق ہے، کنیت ابوبکر ہے، والد کا نام عثمان اور کنیت ابو قحافہ ہے، ماں کا نام سلمیٰ رضی اللہ عنہا اور کنیت ام الخیر ہے، ساتویں پشت میں شجرہ نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے، عمر میں تقریباً اڑھائی سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چھوٹے ہیں، بڑے نرم دل اور بردبار تھے، خود بھی صحابی، والدین بھی صحابی، اور اولاد کے صحابی ہونے کا اعزاز بھی آپ رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے۔ قبول اسلام سے قبل بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوستانہ مراسم تھے، بعد ازاں یہ مراسم اتنے بڑھے کہ ام المومنین سیدہ، طیبہ، طاہرہ، پیغمبر اسلام کی رفیقہ، ازواج میں لئیقہ، کائنات میں باسلیقہ، امت پہ شفیقہ، خوش نصیبہ، گلشن رسالت کی عندلیبہ، حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حبیبہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف نہ لاتے ہوں۔

ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں بھی واسطہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بنے جب رحمت کائنات، فخر موجودات، منبع فیوضات، مقصد حیات، باعث تخلیق کائنات، محبوب رب الارض والسموت، مقصود کائنات، صاحب التاج والمعراج، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمایا، تو رفیق نبوت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تجارت کی غرض سے مکہ سے باہر گئے ہوئے تھے، آپ رضی اللہ عنہ سفر سے واپس مکہ تشریف لائے، تو سرداران قریش سے ملاقات ہوئی، گفتگو ہوئی، اسی اثنا میں یہ نئی بات ہوئی، جس کی جستجو ہوئی، قریش کے سرداروں نے یہ بتایا کہ ابو طالب کے یتیم بھتیجے اور آپ کے دوست محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے یہ سن کر آپ کا دل بے قرار ہوگیا۔ محبوب خدا سے ملنے کیلئے تیار ہوگئے، فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے اور سب سے پہلا سوال آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعثت کے متعلق کیا، جواب سنتے ہی فوراً اسی مجلس میں بلاچون وچرا گردن جھکادی۔ مشرف بہ اسلام ہوگئے، ایک مرتبہ نبوت کی زبان گوہر فشاں سے یہ اعلان و بیان ہوا کہ میں نے جس شخص کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی، اس نے تھوڑی بہت جھجک کوئی مطالبہ، کچھ مہلت ضرور طلب کی، لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بلا جھجک، بلا دھڑک، بلاڑک غیر مشروط طور پر مسلمان ہوئے، قبول اسلام کے بعد دن رات تبلیغ اسلام اور خدمت اسلام میں مصروف ہوگئے، کاروبار، جان و مال، عزت و آبرو، مال و زر، سارا گھر، اہل و عیال، ساری زندگی کا سرمایہ خدمت اسلام اور خدمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کردیا۔ روایات میں آتا ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو مال تجارت میں پھیلی ہوئی رقم کے علاوہ چالیس ہزار درہم آپ کے پاس نقد موجود تھے جو آپ رضی اللہ عنہ نے اشاعت اسلام اور اعلائے کلمۃ الحق کیلئے قربان کردیئے۔ تمام تکالیف اور مصائب میں، سفروحضر میں، شام و سحر میں، احد و بدر میں، دن رات میں، ہر بات میں، غار و مزار میں، جاں نثاری و غمخواری میں،

زندگی ساری میں' رفیق و شریک نظر آتے ہیں بقول کسی کے۔

نبوت کا غم خوار صدیق اکبرؓ
رفیق و وفادار صدیق اکبرؓ
نبوت ہے قدرت کا شاہکار بے شک
نبوت کا شاہکار صدیق اکبرؓ
صحابیؓ ہے ہر ایک سالار امت
صحابہ کا سالار صدیق اکبرؓ
فدائی ہیں ختم نبوت کے ہم سب
ہے پہلا فداکار صدیق اکبرؓ

تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں ہر مرحلے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ ایام حج میں مختلف اطراف سے آئے ہوئے افراد کو جب رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعوت اسلام دیتے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ ہوتے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اسلام کا بہترین انداز میں لوگوں سے تعارف کراتے۔ اس طرح ہزاروں افراد تعلیمات اسلامی سے روشناس ہوئے' اور سینکڑوں افراد نے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کیا' جن میں بڑے بڑے اکابر صحابہ کرام بھی شامل ہیں۔ چنانچہ عشرہ مبشرہ میں سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ' اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت عثمانؓ حضرت طلحہؓ' حضرت زبیرؓ' حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ' حضرت سعدؓ' حضرت ابو عبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنھم اجمعین آپ کی تبلیغ اور مساعی جمیلہ سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور آفتاب نبوت کی شعاؤں سے فیض حاصل کرکے آسمان ہدایت کے درخشندہ و تابندہ ستارے بنے۔ علاوہ ازیں حضرت عثمان ابن مظعون' حضرت خالد بن سعید ابن العاص' حضرت ابو سلمہ' حضرت ارقم رضی اللہ عنھم اجمعین جیسے ذی اثر قریش کے چشم و چراغ آپ کی تبلیغ و ہدایت سے اسلام میں داخل ہوئے۔ غلاموں میں سے موذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ' عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ' اور ام عبیس رضی اللہ عنہ جیسے کمزور اور جرم بے گناہی میں کفار مکہ کے مظالم کی چکی میں پسنے والے متعدد افراد کو خرید کر آزاد کیا اور انہیں ہمیشہ کیلئے طوق غلامی سے نجات دلائی' چنانچہ ایک مرتبہ جب آپ رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ان نحیف اور کمزور غلاموں کو خرید کر آزاد کرنے کا کیا فائدہ؟ اگر آپ کو شوق ہے تو طاقتور غلاموں کو خرید کر آزاد کرو تاکہ کچھ آپ کو بھی دنیاوی فائدہ ہو تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواباً والد سے فرمایا کہ ان کمزور لوگوں کو آزاد کرنے سے میرا مقصد صرف اور صرف رضائے الٰہی کا حصول ہے' آپ کے اسی ایثار اور خدمت اسلام کے پیش نظر ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ دوستی اور مالی قربانی کے سلسلہ میں میرے اوپر سب لوگوں سے زیادہ احسان ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے' روایات میں آتا ہے کہ مسجد نبوی کی زمین جو دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی' انہوں نے از خود مسجد کیلئے ہبہ کرنا چاہی' لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خریدنے کا فیصلہ فرمایا' تو اس کی ساری رقم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ادا کی ہجرت کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تقریباً" پانچ ہزار درہم نقد موجود تھے وہ تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخراجات سفر کیلئے اپنے ساتھ لئے' اور ایک پیسہ بھی گھر میں نہ رکھا' اسی طرح غزوہ تبوک کے موقع پر جب رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیاری جہاد کیلئے چندہ کی اپیل کی تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سارا گھر پیش کردیا۔

•

اصحاب پاک مصطفیٰ کو خدا نے کیا جگر دیا
بہر اسلام ہر ایک نے بے دھڑک مال و زر دیا
کسی نے ثلث لادیا' کسی نے نصف گھر دیا
اور عائشہ کے باپ نے دیا تو اسقدر دیا
خدا کے نام کے سوا جو کچھ تھا لاکے دھر دیا
کہا تمام مال وزر برائے حق نثار ہے

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں کیلئے کیا کچھ باقی چھوڑ آئے' تو بقول علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے جواب دیا۔

پروانے کو شمع' بلبل کو پھول بس
صدیق کیلئے ہے خدا کا رسول بس

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تمام معاملات میں سرور کائنات کے دست راست اور مشیر خاص رہے' اگرچہ ان کی حیثیتیں مختلف رہیں' مثلاً" میدان کارزار میں وہ جانباز سپاہی کی حیثیت سے نظر آئیں گے' مشورہ کے وقت اعلیٰ درجہ کے مشیر باتدبیر نظر آتے ہیں' نامساعد حالات میں وہ چٹان کی طرح مضبوط نظر آتے ہیں' سازگار حالات میں ان سے زیادہ رحیم و کریم کوئی نظر نہیں آتا' عابدان نصف شب پوری امت میں ان سے بڑا عابد و زاہد اور شب زندہ دار کوئی نہیں گزرا اور دن کے وقت وہ صائم النہار نظر آئیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ان خوبیوں کا اعتراف کرتے ہوئے غیر مسلم انگریز مورخین نے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جہاں اونچے درجے کے فرمانبردار تھے ساتھ ہی وہ ایک بلند پایہ لیڈر اور قائد بھی تھے۔ آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین میں سب سے زیادہ بہادر تھے' غزوہ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا شرف بھی آپ کو حاصل ہوا' اور غزوہ احد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنے والوں میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیش پیش تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تمام غزوات میں اپنی دلیری' جرات و بہادری اور تلوار کے خوب جوہر دکھائے کفار اور منکرین ختم نبوت کے چھکے چھڑادیئے۔

الغرض جس حیثیت سے بھی دیکھیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام صحابہ کرام اور پوری امت میں ممتاز نظر آتے ہیں۔ جیسے پھول تو سارے ہی خوشنما اور دلربا ہوتے ہیں مگر گلاب کی بات ہی کچھ اور ہے۔ دھاتیں تو ساری ہی کام کی ہیں مگر سونے کی بات ہی کچھ اور ہے۔ موتی تو سارے ہی قیمتی ہیں مگر زمرد اور یاقوت کی بات ہی کچھ اور ہے۔ دن تو سارے ہی اللہ کے ہیں مگر جمعتہ المبارک کی بات ہی کچھ اور ہے۔ راتیں تو ساری ہی قیمتی ہیں مگر لیلتہ القدر کی بات ہی کچھ اور ہے۔

مہینے تو سارے ہی وقت کے سنگ میل ہیں مگر رمضان المبارک کی بات ہی کچھ اور ہے۔ شہر تو سارے ہی اللہ کے بسائے ہوئے ہیں مگر مکہ اور مدینہ کی بات ہی کچھ اور ہے۔ فرشتے تو سارے ہی مقربین بارگاہ ہیں مگر جبرئیل کی بات ہی کچھ اور ہے۔ انبیا تو سارے ہی محترم ہیں مگر سرور انبیا کی بات ہی کچھ اور ہے۔ اسی طرح صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین تو سارے ہی آسمان رشد و ہدایت کے ستارے ہیں مگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات ہی کچھ اور ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان باکمال ہے' ان کی صحابیت بے نظیر و بے مثال ہے' ان کی خلافت کا زمانہ چند ماہ اور دو سال ہے' مگر فتوحات سے مالا مال ہے' ان کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم لازوال ہے' ثانی اثنین ان کا اللہ کی طرف سے عطا کردہ خطاب ہے' ان کا ایک ایک کارنامہ لاجواب ہے۔ خصوصاً" سفر ہجرت کے موقع پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بے مثال قربانی پیش کرکے عشق و محبت کی جو لازوال داستان رقم کی اور مشکل وقت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا' قرآن مجید نے بڑے اہتمام سے اس کا تذکرہ کرکے اس کی اہمیت کو واضح کیا ہے' چنانچہ مکہ مکرمہ میں تیرہ برس تک مسلسل مشرکوں کی ایذائیں برداشت کرنے کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اجازت دی تو جوق در جوق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین مدینہ منورہ کو جانے لگے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی چند مرتبہ قصد کیا' لیکن ہر مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماکر روک لیا کہ خود مجھ کو بھی حکم ہجرت کا انتظار ہے' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فراست ایمانی سے اپنی رفاقت کا احساس کرکے بڑے اہتمام کے ساتھ دو طاقتور اونٹ خرید کر ان کی پرورش شروع کردی' اور ہجرت کیلئے حکم خداوندی کے منتظر ہوگئے' آخر ایک روز خلاف معمول دوپہر کے وقت تیز دھوپ میں محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم سر پر چادر ڈالے ہوئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے والہانہ استقبال کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر! ہجرت کی اجازت آگئی ہے' یہ سن کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بے ساختہ سوال کیا' یا رسول اللہ میری رفاقت' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رفاقت کی بھی اجازت آگئی ہے' یہ سن کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرط مسرت سے رونے لگے' ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس روز مجھے احساس ہوا کہ آدمی خوشی میں بھی روتا ہے' اسی وقت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سفر کی تیاری کرکے دونوں اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کرکے سواری کیلئے ایک اونٹ منتخب کرنے کی درخواست کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ اپنے لئے پسند فرمایا' سفر ہجرت شروع فرماکر تین دن تک مکہ کے نواح اور غار ثور میں دونوں حضرات نے قیام فرمایا۔ اسی رفاقت اور عظیم الشان سفر کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن مجید میں یہ آیت نازل ہوئی:

فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا۔ واقعہ ہجرت کے حوالے سے مذکورہ آیت کریمہ کی روشنی میں بہت سارے نکات سمجھ میں آتے ہیں' جن میں سے چند ایک کا تذکرہ درج ذیل ہے:

○ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالی نے تمام انسانوں سے شکایت کی ہے کہ تم میرے نبی کی مدد نہیں کرتے' اگر کسی سے شکایت نہیں کی تو وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

○ سفر ہجرت کے دونوں مقدس مسافر جب پیدل چل رہے تھے' اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دشمنوں کے تعاقب کا خوف ہوتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلنے لگتے' اور جب یہ اندیشہ ہوتا کہ دشمن کہیں گھات لگا کر نہ بیٹھا ہو' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلنے لگتے' اسی خوف سے کبھی دائیں' اور کبھی بائیں چلنے لگتے (عشاق کو کسی پل چین نہیں آتا)

○ آیت مذکورہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ثانی اثنین فرمایا گیا ہے' جہاں جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اول ہیں' وہیں وہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ثانی ہیں' ایمان میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اول ہیں' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثانی ہیں' تبلیغ و دعوت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اول ہیں' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثانی ہیں' نصرت للدین میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اول ہیں' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثانی ہیں' امامت و خلافت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اول ہیں' ابوبکر رضی اللہ عنہ ثانی ہیں' احد و بدر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اول ہیں' ابوبکر صدیق ثانی ہیں' روضے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اول ہیں' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثانی ہیں' حشر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اول ہیں' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثانی ہیں' جنت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اول ہیں' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثانی ہیں' بقول علامہ اقبال۔

آں امن الناس بر مولائے ما
آں کلیم اول سینائے ما
ہمت او کشت ملت راچوں ابر
ثانی اسلام و غار و بدر و قبر

(باقی آئندہ)

انتخابات

یونٹ ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ سندھ

امیر: حاجی وزیر محمد صاحب

ناظم: حکیم حفظ الرحمن صاحب

ناظم تبلیغ: عبدالشکور قریشی صاحب

ناظم نشرواشاعت: محمد اعظم قریشی صاحب

خازن: ماسٹر محمد سلیم صاحب

مرکزی نمائندے: حاجی قادر داد صاحب کھوسو' حافظ محمد حسین انصاری' محمد اعظم قریشی' محمد بہادر

محمد متین خالد

قادیانیت کے خلاف آئینی جدوجہد

فتنہ قادیانیت کا پس منظر

عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کا اجماعی اور بنیادی عقیدہ ہے۔ اسے نہ ماننے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ جھوٹی نبوت کے فتنوں کا آغاز اگرچہ عہد رسالت سے ہی ہو گیا تھا مگر جھوٹی نبوت کے ان فتنوں میں جس فتنے نے عالم اسلام کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا' وہ قادیانیت ہے' بھارت کے گاؤں قادیان سے تعلق رکھنے والے مرزا غلام احمد نامی ایک شخص نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے اس فتنہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ انگریز حکومت کی سرپرستی میں پرورش پانے والے اس فتنے کے پیروکاروں نے مسلمانوں کو گمراہ کر کے مرتد بنایا۔ مسلمانوں کے بے پناہ وسائل اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے صرف ہوئے۔ پاکستان اور عالم اسلام اس فتنہ کی ہزارہا سازشوں کا شکار ہوا۔

امت مسلمہ کا قادیانیوں سے اصل اختلاف یہ ہے کہ قادیانی اپنے عقائد کے مطابق خود کو مسلمان اور تمام امت مسلمہ کو مرزا قادیانی کی نبوت پر ایمان نہ لانے کی بنا پر کافر سمجھتے ہیں قادیانیوں کی اپنی مستند کتابوں کے مطابق قادیانی عقیدہ ہے کہ حضرت محمدؐ اس دنیا میں دو مرتبہ تشریف لائے۔ پہلی مرتبہ مکہ مکرمہ میں جبکہ دوسری مرتبہ مرزا قادیانی کی شکل میں قادیان میں (استغفراللہ) اسی بناء پر مرزا قادیانی کی صاحبزادے مرزا بشیر احمد نے (جسے مرزا قادیانی نے قمرالانبیاء کا خطاب دیا تھا) نیا کلمہ طیبہ اختیار کرنے کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا۔

"پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول ﷺ اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائے۔ اس لئے ہم کو نئے کسی کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو اس کی ضرورت پیش آتی۔"

یہی جواب بعد ازاں مرزا بشیر احمد (ایم ایم احمد قادیانی کا والد) نے اپنی کتاب کلمۃ الفصل میں بھی نقل کیا۔ قادیانیوں کی بیشتر کتب پیغمبر اسلامؐ کے متعلق ایسے ہی توہین آمیز کلمات سے بھری پڑی ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں نے مغربی سامراج کی سرپرستی میں پاکستان میں پر پرزے نکالنے شروع کئے۔ پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ انہوں نے پاکستان کے اقتدار پر قبضہ کرنے کے خواب دیکھنا شروع کر دیے۔ ۱۹۵۳ء میں مسلم لیگی حکومت کی طرف سے قادیانیوں کی شہ پر ختم نبوت کے لئے تحریک چلانے کی پاداش میں دس ہزار سے زیادہ مسلمانوں کو شہید اور ایک لاکھ مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا اور تقریباً" دس لاکھ مسلمان اس تحریک میں حصہ لینے کے "جرم" میں سرکاری ردعمل کی زد میں آئے۔ ۱۹۷۴ء تک قادیانیوں کو اس ملک میں مکمل اثر و رسوخ حاصل رہا۔ ایک اندازے کے مطابق تقریباً" تمام کلیدی اسامیوں اور حساس اداروں پر قادیانی افسران قابض تھے۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے سانحہ میں بھی قادیانی بیوروکریٹس نے گھناؤنا کردار ادا کیا۔ اس تمام عرصے میں قادیانیوں نے اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ جاری رکھی۔ حضرت محمد ﷺ' دین اسلام کی دیگر مقدس شخصیات کی توہین کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ اس تمام افسوسناک صورتحال کے دوران قادیانیوں کی ان گستاخیوں کے خلاف مسلمانوں کا احتجاج بھی جاری تھا۔ مسلمانان پاکستان کی قربانیاں اور جدوجہد رنگ لائی اور ایک زبردست تحریک کے بعد دسمبر ۱۹۷۴ء کو منتخب پارلیمنٹ نے ایک طویل بحث کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق (۲) بعد حسب ذیل نئی شق درج کر دی گئی۔

"جو شخص محمد ﷺ جو آخری نبی ہیں کہ خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط ایمان نہیں رکھتا' جو محمد ﷺ کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کے دعویٰ کرتا ہے یا جو ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے وہ آئین یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔"

امتناع قادیانیت آرڈیننس

آئین میں مذکورہ بالا ترمیم کے بعد قادیانی غیر مسلم اقلیت تو قرار پائے لیکن ان کی اسلام اور پاکستان دشمن سرگرمیاں پھر بھی جاری رہیں۔ قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کر کے اور شعائر اسلامی استعمال کر کے نہ صرف آئین پاکستان کا مذاق اڑاتے رہے بلکہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کر کے امن و امان کا مسئلہ بھی پیدا کرتے رہے۔ اس آئینی ترمیم سے قادیانیوں کو یہ فائدہ ہوا کہ وہ ایک طرف (بطور اقلیت) آئینی تحفظ کے تحت حقوق انسانی کا رونا روتے جبکہ دوسری جانب

اس آئینی ترمیم کا سرعام مذاق اڑاتے۔ ذوالفقار علی بھٹو نے امت مسلمہ کے زبردست احتجاج کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت تو قرار دے دیا لیکن وعدوں کے باوجود اس آئینی ترمیم کے تقاضوں کو پورا نہ کیا۔ بھٹو دور حکومت ختم ہوا تو جنرل ضیاء الحق برسراقتدار آئے۔ اس دوران قادیانی سرگرمیاں جاری رہیں۔ قریب تھا کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات بھڑک اٹھتے اور ملک میں امن و امان کا مسئلہ کھڑا ہوجاتا‘ صدر ضیاء الحق نے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو قادیانیوں کو خلاف اسلام سرگرمیوں کے ارتکاب سے روکنے کے لئے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کردیا۔

اس آرڈیننس کے تحت قادیانیوں نے خود کو مسلمان ظاہر کرنے اور حضور نبی کریم ﷺ ان کے صحابہ کرامؓ امہات المومنینؓ خلفاء راشدین سمیت مقدس ہستیوں اور متبرک مقامات کے لئے مخصوص القاب و آداب اور صفات وغیرہ کا استعمال کرنے پر پابندی لگادی گئی۔ اس آرڈیننس کے مطابق قادیانیوں کے لئے اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہنے پر بھی پابندی عائد کردی گئی۔

وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ

قادیانی جماعت نے اس آرڈیننس کو وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس فخر عالم‘ مسٹر جسٹس محمد صدیق‘ مسٹر جسٹس مولانا ملک غلام علی اور مسٹر جسٹس مولانا عبدالقدوس قاسمی پر مشتمل ایک بینچ نے قادیانیوں کی اس درخواست کی سماعت کی۔ وفاقی شرعی عدالت نے ۲۲۴ صفحات پر مشتمل اپنے فیصلے میں قادیانیوں کی درخواست کو مسترد کردیا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ ام المومنین‘ امیر المومنین اور خلیفۃ المسلمین کے کلمات کے استعمال سے لوگوں کو دھوکہ ہوسکتا ہے کہ ایسے ناموں کے حامل مسلمان ہیں۔ اسی طرح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم قرآن مجید میں رسول پاکؐ کے صحابہ کرام کے لئے بطور فضل و رحمت شامل ہوا ہے۔ اسی طرح مسلمان صحابی اور اہل بیت کے کلمات علی الترتیب رسول پاکؐ کے صحابہ اور ان کے خاندان کے افراد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ قادیانیوں کی طرف سے خود کو مسلمان ظاہر کرنے‘ مسلمانوں کی طرح عمل کرنے اور مسلمانوں کی مقدس شخصیات اور مقامات کے خطابات‘ القابات اور ناموں کا استعمال کرنے پر اصرار کی وجہ سے مسلمانوں کو ہمیشہ ایذا اور تکلیف پہنچتی ہے اور اس سے امن و عامہ کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مملکت کے لئے قانون نافذ کرنا ضروری ہوگیا۔ عدالت نے کہا کہ قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں کی مقدس شخصیات اور مقامات کے خطابات اور القابات کے استعمال کرنے یا خود کو مسلمان اور اپنے مذہب کو اسلام قرار دینے اور مسلمانوں کی طرح اذان دینے پر صدارتی آرڈیننس نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت جو سزا یا جرمانہ مقرر کیا گیا ہے وہ جائز قانون ہے۔ عدالت نے مزید کہا ہے کہ مسلمانوں کے طور پر عمل کرنے کی اجازت دینے سے انکار کرنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ان کے اپنے مذہب کے حق عبادت میں مداخلت کی گئی ہے۔ وہ ایسا کرسکتے ہیں جب تک کہ وہ خود کو مسلمان ظاہر نہ کریں۔ لوگوں کو اپنے عقیدے پر لانے کے لئے اس عقیدے کے بارے میں غلط بیانی سے کام نہ لیں۔

سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کے فیصلے

وفاقی شرعی عدالت کے اس فیصلے کو بعدازاں قادیانیوں نے سپریم کورٹ آف پاکستان کے شریعت اپیلٹ بینچ میں چیلنج کردیا۔ شریعت اپیلٹ بینچ کے چیئرمین مسٹر جسٹس محمد افضل ظلہ (چیف جسٹس) مسٹر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ‘ مسٹر جسٹس شفیع الرحمان‘ جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری اور جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی نے اس درخواست کی سماعت کی۔ شریعت اپیلٹ بینچ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کی اس درخواست کو خارج کردیا اور کہا گیا کہ وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ ملک میں نافذ العمل رہے گا۔

بلوچستان ہائی کورٹ کے جسٹس امیر الملک مینگل نے بھی اپنے ایک فیصلے میں قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں کو روکنے کے لئے جاری ہونے والے اس صدارتی آرڈیننس کو جائز قرار دیا۔ ۱۹۹۰ء میں لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خلیل الرحمان خان نے قادیانیوں کی اس رٹ درخواست کی سماعت کی۔ جس میں صوبائی ہوم سیکریٹری کے اس حکم کو چیلنج کیا گیا تھا جس کے تحت قادیانیوں کے صد سالہ جشن منانے پر پابندی عائد کی گئی تھی۔ قادیانیوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ آئین کی جس دفعہ ۲۹۸۔ سی کو بنیاد بناکر ان کے صد سالہ جشن پر پابندی عائد کی گئی ہے وہ آئین کے ساتھ متصادم ہے۔ جس کے تحت ہرپاکستانی شہری کو کوئی بھی مذہب اختیار کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ قادیانیوں نے اس درخواست میں مسلمانوں کے لئے جنونی کا لفظ استعمال کیا اور کہا کہ یہ لوگ قادیانیوں کو ان کے جائز حقوق اور مراعات سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ فاضل جج نے فریقین کے وکلاء کے مفصل دلائل سننے کے بعد قادیانیوں کی اس رٹ درخواست کو خارج کردیا۔ فاضل جج نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ قادیانیوں کو نہ صرف اپنے عقیدے کے مطابق زندگی گزارنے اور اس پر عمل کرنے کا پورا اختیار ہے بلکہ انہیں ہندوؤں‘ سکھوں‘ پارسیوں‘ عیسائیوں اور دوسری مذہبی اقلیتوں کی طرح پوری مذہبی آزادی بھی حاصل ہے لیکن قادیانیوں نے خود کو مسلمان قرار دے کر اور کلمہ طیبہ اور شعائر اسلام جو اسلام کی بنیاد ہیں کو اپنا کر خود ہی اپنے لئے مشکل صورتحال پیدا کی

ہے۔ فاضل جج نے لکھا کہ قادیانی آئینی تقاضوں کے مطابق زندگی گزاریں اور خود کو مسلمانوں سے الگ امت سمجھیں اور عمل کریں تو اس سے کوئی ناخوشگوار بات نہیں ہوگی۔ آئین میں ان کی وفاداری اور الگ امت کی حیثیت سے ان کی شناخت ان کی سلامتی اور بہبود کی ضامن ہوگی۔ انہیں اسلام کو ہائی جیک کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ قادیانی جو بھی عقیدہ اختیار کریں یہ ان کا مسئلہ ہے لیکن وہ مسلمانوں کے عقیدے کو کیوں خراب کرنا چاہتے ہیں۔ مسلمان اپنے عقیدے کے تحفظ کے لئے کوئی اقدام کرتے ہیں تو اس سے قادیانیوں کو پریشان نہیں ہونا چاہئے عدالت نے لکھا کہ احمدیوں کی سرگرمیوں اور ان کے عقائد کی تبلیغ کے خلاف عوام میں اس لئے بھی شدید مزاحمت اور رد عمل پایا جاتا ہے کہ مسلم عقائد اور ایمان میں کسی قسم کی ملاوٹ پسند نہیں کرتی۔ مسلم امت خود کو متحد کرنا چاہتی ہے اور اس مقصد کے لئے وہ جو لائحہ عمل اختیار کرتی ہے اس سے قادیانیوں کے عقائد و ایمان کسی طور پر مجروح نہیں ہوتے اس لئے اس درخواست کو بلاجواز قرار دیتے ہوئے مسترد کیا جاتا ہے۔

قادیانیوں کے مرزا غلام احمد قادیانی کو رسول اللہ قرار دینے کے عقیدے کے پس منظر میں فاضل جج نے لکھا کہ قادیانیوں کی طرف سے محمد رسول اللہ کا استعمال رسول اکرم ﷺ کے مقدس نام کی بے حرمتی کے مترادف ہے۔ بلاشبہ ایسا فعل تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵۔ سی کے دائرہ میں آتا ہے (جس کی سزا سزائے موت ہے)

قادیانی جماعت نے امتناع قادیانیت آرڈیننس صد سالہ قادیانی جشن پر پابندی کے خلاف لاہور ہائی کورٹ کے تاریخی فیصلے اور کوئٹہ ہائی کورٹ کے جسٹس امیرالملک مینگل کے فیصلہ کو کچھ عرصہ قبل سپریم کورٹ آف پاکستان میں چیلنج کردیا۔ قادیانی وکلاء نے کئی بار سپریم کورٹ کے بنچ پر عدم اعتماد کرتے ہوئے کیس کی سماعت میں حصہ لینے سے انکار کیا۔ بعد ازاں اس مذہبی کیس کی سماعت کے لئے سپریم کورٹ کا ۵ رکنی بنچ تشکیل دیا گیا۔ جو مسٹر جسٹس عبدالقدیر چوہدری' مسٹر جسٹس محمد افضل لون' مسٹر جسٹس سلیم اختر' مسٹر جسٹس ولی محمد خان اور جسٹس شفیع الرحمان پر مشتمل تھا۔ کیس کی بھرپور سماعت ہوئی۔ فریقین کے وکلاء نے تفصیل سے اپنا اپنا موقف پیش کیا اور بالآخر سپریم کورٹ نے اپنا تاریخ ساز اور قادیانیت سوز فیصلہ سنادیا۔ انسٹھ صفحات پر مشتمل یہ فیصلہ جناب جسٹس عبدالقدیر چوہدری نے لکھا' جناب جسٹس ولی محمد اور جسٹس محمد افضل لون نے جسٹس عبدالقدیر چوہدری کے فیصلہ سے اتفاق کیا۔ جسٹس سلیم اختر نے بھی قادیانیوں کی اپیل مسترد کرتے ہوئے تین صفحات پر مشتمل اپنا الگ فیصلہ لکھا جبکہ جسٹس شفیع الرحمان نے اس تاریخی فیصلہ سے اختلاف کرتے ہوئے اپنا الگ اختلافی نوٹ لکھا۔ مسٹر جسٹس عبدالقدیر چوہدری نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ قادیانی مسلمانوں کو دھوکہ دینا چاہتے تو اپنی علیحدہ اصطلاحات بنالیتے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی ریاست کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ غیر مسلموں کو شعائر اسلام کی آڑ میں اپنے مذہب کی تبلیغ سے روکنے کے لئے قانون سازی کرے۔ انہوں نے کہا کہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸۔ سی میں درج اسلامی اصطلاحات گزشتہ چودہ سو سال سے مسلمان مخصوص معنوں میں استعمال کررہے ہیں۔ اس لئے یہ مسلمانوں کے عقائد کا حصہ ہیں اور انہیں صرف اسی طرح کے معروف معنی میں استعمال کیا جاسکتا ہے کیونکہ کوئی غیر مسلم ان اصطلاحات کو استعمال کرکے یہ تاثر دے سکتا ہے کہ وہ مسلمان ہے۔ انہوں نے لکھا کہ صرف پاکستان ہی نہیں' بلکہ ساری دنیا میں مخصوص الفاظ اور اصطلاحات جن کی مخصوص تعبیر' تشریح' معنی اور مطالب ہوتے ہیں' کے استعمال کو قانونی تحفظ دیا گیا ہے۔ انہیں ہر شخص استعمال نہیں کرسکتا۔ پاکستان میں بھی ایسا قانون موجود ہے کہ قائد اعظم کی اصطلاح کوئی شخص اپنے لئے استعمال نہیں کرسکتا اور اس قانون کو کبھی کسی نے چیلنج نہیں کیا۔ فاضل جج نے لکھا کہ اس خطے کے مسلمانوں کے نزدیک سب سے قیمتی چیز ایمان ہے اور وہ کسی ایسی حکومت کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جو ان کے ایمان کا تحفظ نہ کرسکے اور انہیں دھوکہ دہی سے نہ بچاسکے۔ قادیانیوں کی طرف سے باربار مخصوص اسلامی اصطلاحات کے استعمال کرنے پر اصرار مسلمانوں کو اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ وہ انہیں دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ فاضل جج نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خلاف پانچ مختلف افراد کی اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے یہ بھی لکھا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی وجہ سے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ فاضل جج نے لکھا کہ مذہبی آزادی کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دوسروں کے عقائد کی بیخ کنی کی آزادی ہو' قادیانیوں کو سرعام شعائر اسلام استعمال کرنے کی اجازت دینا ایک نیا سلمان رشدی پیدا کرنے کے مترادف ہے۔ جسٹس عبدالقدیر نے فیصلے میں یہ امید ظاہر کی کہ قادیانی اپنی رسومات' طریق عبادت' عبادت گاہوں' کلمہ اور دیگر مذہبی فرائض کے نئے نام رکھ لیں گے کیونکہ ہندو' سکھ' عیسائی اور دیگر اقلیتیں اپنی تمام مذہبی رسومات اور عبادات کا جداگانہ انداز رکھتے ہیں اور یوں امن و امان کا مسئلہ پیدا نہیں کرتے۔ سپریم کورٹ کے اس تاریخی فیصلے میں مسٹر جسٹس شفیع الرحمان نے اپنے اختلافی نوٹ میں لکھا کہ عدالت کو مقدمے کی سماعت کے دوران اس مشکل کا سامنا کرنا پڑا کہ قادیانیوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ یہ امتناع قادیانیت آرڈیننس اسلامی تعلیمات کے منافی ہے لیکن قادیانیوں نے اس آرڈیننس کو بنیادی حقوق سے متصادم ثابت کرنے [illegible]

دیا۔ انہوں نے لکھا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے کچھ حصے بنیادی حقوق سے متصادم ہیں اور آئین سے بالاتر ہیں۔ سپریم کورٹ آف پاکستان نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خلاف پانچ مختلف قادیانی افراد کی اپیلوں کو کثرت رائے سے مسترد کردیا۔ علاوہ ازیں سپریم کورٹ نے اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے کے جرم میں پانچ قادیانیوں کو ملنے والی سزاؤں کے خلاف اپیل مسترد کرتے ہوئے انہیں گرفتار کرنے کا حکم بھی دیا۔ سپریم کورٹ کی طرف سے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خلاف قادیانی اپیلوں کو مسترد کرنے کے فیصلے کا ملک بھر میں زبردست خیر مقدم کیا گیا۔

فیصلے پر مسلمانوں اور قادیانیوں کا ردعمل

جماعت اسلامی پاکستان' جمعیت علماء اسلام (فضل الرحمان' سمیع الحق گروپ) جمعیت علماء پاکستان (نیازی گروپ) جمعیت اہل حدیث' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان' متحدہ علماء کونسل اور سپاہ صحابہؓ پاکستان سمیت ملک کی تمام دینی' سیاسی اور سماجی تنظیموں نے سپریم کورٹ کے اس تاریخی فیصلہ پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اسے بھرپور خراج تحسین پیش کیا۔ بعض راہنماؤں نے مسلمان ججز کو خراج تحسین پیش کرنے کے علاوہ جسٹس شفیع الرحمان کے اختلافی نوٹ کی پرزور مذمت بھی کی۔ اسلامی جمہوری محاذ کے صدر اور جمیعت علماء اسلام پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ جسٹس شفیع الرحمان امتناع قادیانیت آرڈیننس کو بنیادی حقوق کو معاملے میں بدنام کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جسٹس شفیع الرحمان کے اختلافی نوٹ سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ ان کا تعلق قادیانی عقیدے سے ہے لہٰذا ایسے جج کو مسلمانوں کے مذہبی معاملات کے متعلق فیصلہ کرنے کا کوئی حق نہیں دیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ جسٹس شفیع الرحمان نے دانستہ طور پر اختلافی نوٹ لکھ کر ملک کو مذہبی بحران سے دوچار کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سپریم جوڈیشل کونسل میں جسٹس شفیع الرحمان کے مسئلہ کو فوری طور پر پیش کیا جائے اور انہیں برطرف کیا جائے۔ مولانا نورانی کا یہ بیان روزنامہ جسارت اور قومی اخبار کراچی نے ۸ جولائی ۱۹۹۳ء کو شائع کیا۔ انہی دنوں متحدہ علماء کونسل پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں جسٹس شفیع الرحمان سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے معاملہ میں فوری طور پر اپنی پوزیشن واضح کریں کیونکہ وہ آئندہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوسکتے ہیں۔ ۲۳ جولائی ۱۹۹۳ء کو چنیوٹ ضلع جھنگ میں مولانا منظور احمد چنیوٹی کی طرف سے دیئے گئے ایک استقبالیئے میں تقریر کرتے ہوئے سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل پاکستان سید ریاض الحسن گیلانی نے یہ انکشاف کیا کہ جسٹس شفیع الرحمان' قادیانی جماعت کے تیسرے سربراہ مرزا ناصر احمد کے بیٹے کے ہم زلف ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور ہفت روزہ لولاک کے چیف ایڈیٹر صاحبزادہ طارق محمود نے "کیا جسٹس شفیع الرحمان قادیانی ہیں؟" کے عنوان سے شائع کردہ ایک پمفلٹ میں کہا کہ:

"ہمیں جسٹس شفیع الرحمان کو قادیانی بنانے کا قطعی شوق نہیں لیکن سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے میں ان کا کردار' پھر الزام عائد ہونے کے بعد ان کی مجرمانہ خاموشی اور دوران سماعت ان کے تبصرے اور ریمارکس اس بات پر مہر تصدیق ثابت کررہے ہیں کہ موصوف یقیناً" قادیانی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔"

آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے "جسارت" سے ایک ملاقات میں کہا کہ:

" امت مسلمہ اور قادیانیوں کے درمیان سپریم کورٹ میں زیر سماعت اس تاریخی کیس کے فیصلے میں اختلافی نوٹ دے کر جسٹس شفیع الرحمان نے انصاف کے تقاضوں کو کہاں تک ملحوظ خاطر رکھا؟ یہ تو وہی بہتر جانتا ہے جو سب سے بہتر انصاف کرنے اور دلوں کے حال جاننے والا ہے لیکن اس ضمن میں یہ امر ضرور قابل ذکر ہے کہ امت مسلمہ کی خواہش کے برعکس اختلافی نوٹ لکھ کر جسٹس شفیع الرحمان نے خود کو امت مسلمہ سے الگ تھلگ کرلیا ہے۔"

اس ساری صورتحال کے دوران میں قادیانیوں نے کیسا رویہ اختیار کیا؟ آیئے دیکھتے ہیں۔

۵ فروری ۱۹۹۳ء کو لندن میں قادیانیت جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے اپنی ایک تقریر میں کچھ اس طرح کے ریمارکس دیئے کہ جس سے واضح ہوتا تھا کہ وہ ایسے وقت میں جب عدالت عظمیٰ کی طرف سے فیصلہ محفوظ کرلیا گیا ہے' فیصلے پر اثر انداز ہونے کی کوشش کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا:

"پاکستان میں سپریم کورٹ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کچھ متفرق مقدمات بہت عرصہ قبل دائر کئے گئے تھے۔ لیکن کسی حکمت کے پیش نظر عدالت ان مقدمات کو سننے کی صلاحیت نہیں رکھتی' مگر اب فضاء بدلی ہوئی دکھائی دے رہی ہے عدالت عظمیٰ کے سب سے سینئر جج (جسٹس شفیع الرحمان) کے تبصروں سے دل کھل اٹھتا ہے۔ اگر یہی فیصلہ ہے تو میں پاکستان کو مبارک باد دیتا ہوں کہ تم ہلاکت سے بچائے گئے ہو مجھے اشارہ ہوا ہے۔ جیسے لمبی اندھیروں کی رات کے بعد روشنی کی رمق دکھائی دے۔ ایک لمبی رات کے بعد پاکستان میں بھی نور کی ایک شمع پھوٹی ہے۔"

قادیانی سربراہ کے اس بیان سے صاف طور پر پتا چلتا ہے کہ قادیانیوں کو سپریم کورٹ میں زیر

سماعت اس کیس میں فیصلہ اپنے حق میں ہونے پر خاصا یقین تھا۔ یہی وجہ تھی کہ فیصلے کے اعلان کا انتظار کئے بغیر اس پر رائے زنی شروع کردی گئی۔ حالانکہ یہ توہین عدالت کے زمرے میں آتا ہے اور پھر جب عدالت عظمیٰ نے فیصلے کا اعلان کیا تو قادیانی سربراہ نے سپریم کورٹ کے معزز جج صاحبان کے متعلق انتہائی نازیبا اور غلط ریمارکس دیئے۔ لاہور سے شائع ہونے والے ایک انگریزی ہفت روزہ "فرائیڈے ٹائمز" نے اپنی ۱۵ سے ۳۱ جولائی ۱۹۹۳ء کی اشاعت میں چند قادیانیوں کے تاثرات نقل کئے ہیں۔ جماعت احمدیہ لاہور کے جنرل سیکریٹری مرزا غالب احمد نے کہا کہ ہم عدالت عظمیٰ سے اس سے زیادہ ریلیف کی توقع ہی نہیں رکھتے تھے۔ قادیانی ایڈووکیٹ مبشر لطیف نے کہا کہ ہم عام طور پر عدالتوں میں جانے سے احتراز کرتے ہیں۔ لیکن اس دفعہ ہمارا خیال تھا کہ حکومت پنجاب کی طرف سے جاری کردہ قادیانی صد سالہ جشن پر پابندی کا نوٹیفکیشن لغو اور فضول ہے۔ اس لئے یہ برقرار نہ رہ سکے گا۔ قادیانی جماعت کے ترجمان ہفت روزہ "لاہور" کے ایڈیٹر ثاقب زیروی نے ۱۷ جولائی ۱۹۹۳ء کی اشاعت میں "آئین کی ضرورت" کے عنوان سے عدالت عظمیٰ کے خلاف ان الفاظ میں ہرزہ سرائی کی:

" ہماری بعض عدالتوں نے بھی اب اسلام اور انسانیت دشمن عالمان دین کی ان ظالمانہ توجیہات کو صحیح اور معتبر سمجھنا شروع کردیا ہے چنانچہ پچھلے دنوں دو ایک ججوں نے ایک خالصتاً آئینی درخواستوں کے فیصلوں میں بھی اسی غلط اور جھوٹی منطق کی تائید کی۔"

عدالت عظمیٰ کی طرف سے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے حق میں تاریخ ساز فیصلے کے پس منظر ہی میں قادیانی جماعت کا ترجمان ہفت روزہ " لاہور" ایک اور جگہ یوں لکھتا ہے:

"اگر سربراہان عدالت کی سوچ متعصب ہوجائے تو عدل و احسان کا شیرازہ درہم برہم ہوجاتا ہے۔ معاشرے میں بے اعتمادی، انتشار، افراتفری اور خطرناک قسم کی آپا دھاپی پھیل جاتی ہے۔ جو انجام کار "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" کی صورتحال پر منتج ہوتی ہے۔"

حکومت اور قادیانی

ہمیشہ سے اسلام دشمن طاقتوں کی سازشوں کا شکار وطن عزیز ایک بار پھر عیسائی اور یہودی لابی کی زد میں ہے، بنیاد پرستی اور بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی آڑ میں پاکستان کے خلاف مبینہ سازشیں زوروں پر ہیں۔ قادیانی رہنما ایم ایم احمد کی سابق صدر غلام اسحاق خان سے طویل ملاقاتوں اور نواز شریف، بے نظیر، غلام اسحاق خان اور امریکی حکومت کے درمیان باقاعدہ گفت و شنید کے بعد باہمی رضامندی کے ساتھ اس ملک پر مسلط کئے جانے والے معین قریشی قادیانیوں کی ہر ممکن سرپرستی میں مصروف رہے۔ قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں پر فائز کیا۔ نام نہاد انسانی حقوق کمیشن جس نے ہمیشہ قادیانیوں کی نمائندگی کی ہے کو وزارت داخلہ کے ماتحت کرکے قادیانی سرپرستی کو قانونی تحفظ دے دیا گیا ۔ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے روکنے کے لئے بنائے گئے قوانین اور آئینی ترامیم کو ختم کرنے کی سازشیں کیں۔ اسی انسانی حقوق کمیشن کو اس ضمن میں سفارشات مرتب کرنے کا کام سونپا گیا ہے جس کے ارکان عاصمہ جہانگیر (قادیانی) خالد احمد (قادیانی) اور دراب پٹیل (پارسی) شامل تھے اور ان کے قادیانی جماعت کے ساتھ روابط ہیں۔ بعدازاں حکومت نے سپریم کورٹ کے ایک سابق جسٹس عبدالشکور سلام کو وزیر قانون مذہبی و اقلیتی امور مقرر کیا جبکہ موصوف کے متعلق مشہور ہے کہ وہ سابق وزیر خارجہ ظفر اللہ خان قادیانی کے منشی کے چھوٹے بھائی ہیں اور اس کی پرورش اور تعلیم و تربیت قادیانی ماحول اور قادیانی جماعت کے اخراجات سے ہوئی۔ سپریم کورٹ میں اپنے عہدہ ملازمت کے دوران انہوں نے قادیانی آرڈیننس کے متعلق متعدد مقدمات کے دوران جانبداری برتتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف فیصلے دیئے۔ اسی جج نے ننکانہ صاحب کے ایک توہین رسالت کے ملزم ناصر احمد قادیانی کی درخواست پر سرکاری وکلاء اور مخالف مسلمان فریق کے وکلاء کو نوٹس دیئے بغیر چیمبر میں بیٹھ کر اس کی ضمانت منظور کرلی۔ مذکورہ قادیانی کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵۔ سی (توہین رسالت) کے تحت مقدمہ درج تھا۔ جس کی سزا سزائے موت ہے۔ عدالت عظمیٰ کے ایوان میں اس سے قبل قادیانیت نوازی کی اتنی بڑی مثال موجود نہ تھی۔ سپریم کورٹ کے کئی سینئر وکلاء جسٹس ایس اے سلام کی اس دیدہ دلیری پر ہکا بکا رہ گئے۔ ایسے متعصب قادیانی نواز کو وزیر قانون و مذہبی امور مقرر کرکے حقوق انسانی کمیشن میں حکومتی نمائندے کی حیثیت سے شامل کردیا گیا۔

چند دن کی مہمان حکومت کی طرف سے حد درجہ کی یہ قادیانیت نوازی انتہائی افسوسناک تھی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پس پردہ اشاروں پر کوئی خطرناک کھیل کھیلا جانے والا ہے۔ قادیانیوں کے متعلق آئینی ترامیم کو ختم کرنے کی خفیہ حکومتی تیاریوں کے ضمن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں نے ان دنوں جناح ہال لاہور میں منعقدہ ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے واضح طور پر یہ اعلان کردیا کہ اگر ایسا ہوا تو ملک بھر میں قادیانیوں کے خلاف زبردست احتجاجی تحریک کے دوران قادیانیوں کے جان و مال کے تحفظ کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ ایسے میں ہر محب وطن شہری یہ سوچنے پر مجبور ہوا کہ اس وقت کی حکومت کس کے اشارے پر مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی کوششوں میں مصروف تھی۔ باقی

باقی صفحہ ۲۰ پر

توبہ ہماری ضرورت

محمد صدیق فضل

توبہ کے لغوی معنی رجوع ہونے کے آتے ہیں کہ بندہ اپنے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور معصیت اور نافرمانی سے دور اور اللہ سے قریب ہوتا ہے۔

شرعی اصطلاح میں "توبہ" معصیت و نافرمانی کو چھوڑ کر اور اس پر ندامت کر کے اطاعت کی طرف لوٹنے اور رجوع ہونے کا نام ہے۔ توبہ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے التوبہ ندم کہ توبہ تو گناہوں پر ندامت اور اس پر شرمندہ ہونے کا نام ہے۔ اگر گناہوں پر ندامت اور شرمندگی نہ ہو تو وہ توبہ کیسی؟ بہر حال توبہ کی روح اور حقیقت وہ اندرونی ندامت اور شرمندگی ہے جو گناہوں پر پچھتانے پر انسان میں پیدا ہوتی ہے۔ توبہ تو یہ ہے کہ خطا کو یاد کر کے دل دکھ جاتا اور اس کے لئے لازم ہے اس گناہ کو ترک کر دینا اور آئندہ پختہ ارادہ رکھنا کہ اب نہیں کریں گے۔

توبہ تمام اعمال کی بنیاد ہے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنے فضل و کرم سے اسلام لانے کی توفیق عنایت کرتا ہے تو وہ سب سے پہلے توبہ عن الشرک کرتا ہے تو اس طرح یہ اول الاعمال ہوئی کیونکہ اسلام لانے کے بعد ہی اعمال صالحہ قبول ہوتے ہیں۔

توبہ کی ضرورت ہمیں ہر وقت ہے کیونکہ اگر ہم اپنے بارے میں غور کریں تو معلوم ہو گا کہ ہمارا کوئی وقت گناہ سے خالی نہیں۔ ہم اپنا محاسبہ خود کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کن کن باتوں کا حکم دیا اور کن کن کاموں سے روکا گیا ہے اور ہم اس پر کس حد تک عمل پیرا ہیں۔ اعمال میں نورانیت پیدا کرنے کے لئے توبہ کی ضرورت ہے۔

آفات ارضی و سماوی کا اصلی سبب دراصل ہمارے گناہ ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے جس کا مفہوم اس طرح ہے' بے شک بندہ رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے اس برائی کے سبب جو وہ کرتا ہے' اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آج کل ہم پر نئے نئے مصائب آ رہے ہیں۔ ان کا اصلی سبب ہمارے گناہ ہیں۔ معلوم یہ ہوا کہ ہمیں ہر وقت توبہ کی ضرورت ہے۔ ہر وقت اللہ کی طرف رجوع ہونے کی ضرورت ہے۔ اب ہماری طرف سے توبہ نہ ہونے کے کئی اسباب ہیں۔

۱۔ گناہوں کا لذیذ معلوم ہونا کہ گناہوں کی لذت ہمیں توبہ کی طرف توجہ نہیں دلاتی۔ اگر کبھی دل متوجہ ہوتا ہے تو گناہوں کی لذت پھر اپنی طرف مائل کر لیتی ہے۔ اگر ہمیں جنت کی لذتوں کا علم اور اس کا احساس ہو جائے تو ہم ان عارضی لذتوں کو چھوڑ کر دائمی لذتوں کے اپنانے کی طرف مائل ہوں گے۔

۲۔ دوسرا سبب توبہ نہ کرنے کا بہانہ لوگ یوں کرتے ہیں کہ جو تقدیر میں لکھا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا پھر نہ اطاعت سے کچھ فائدہ نہ گناہ سے کچھ ضرر مگر تعجب یہ ہے کہ تقدیر دنیا کے کاموں میں کہاں چلی جاتی ہے۔ اس پر تقدیر کو دوش نہیں دیتے۔

۳۔ ایک مانع توبہ یہ ہے کہ بندہ سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ غفور و الرحیم ہیں ان کو ہمارے گناہ بخش دینا کیا مشکل ہے۔

۴۔ بعض لوگ توبہ اس لئے نہیں کرتے کہ شاید توبہ ٹوٹ جائے اور پھر گناہ ہو جائے حالانکہ صدق دل کی توبہ مقبول ہوتی ہے اگر خدانخواستہ ٹوٹ جائے تو دوبارہ اعادہ کرے اللہ کی رحمت بے انتہا ہے۔

۵۔ یہ خرابی تو ہمارے اندر کثرت سے ہے کہ ابھی تو عمر پڑی ہے بڑھاپے میں توبہ کر لیں گے کیا خبر بڑھاپا نصیب بھی ہو یا نہیں؟

۶۔ ہماری دین سے ناواقفیت اور جاہلیت کی بنا پر ہم وہ وہ کام سرانجام دے لیتے ہیں اور ہم کو خبر نہیں ہوتی کہ ہم سے کون کون سے گناہ ہو رہے ہیں۔

۷۔ توبہ نہ کرنے کا ایک بہانہ یہ بھی ہے کہ ہم توبہ ہی کے بھروسے پر گناہ کرتے ہیں کہ بعد میں توبہ کر لیں گے تو گناہ ختم ہو جائیں گے۔

۸۔ بعض مرتبہ ہم توبہ اس لئے نہیں کرتے کہ ہمارے گناہ بہت بڑے ہیں پتہ نہیں معاف ہوں گے یا نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اتنی وسیع ہے کہ وہ کفر و شرک جیسے گناہ بھی توبہ سے معاف کر دیتے ہیں پھر گناہ کیوں معاف نہیں کریں گے۔

گناہوں کی توبہ الگ الگ ہوتی ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ توبہ سے نماز' روزہ وغیرہ علی الاطلاق معاف ہو جاتے ہیں یہ غلط ہے بلکہ ان کے ادا نہ کرنے سے جو گناہ ہوا تھا وہ توبہ سے معاف ہو جاتا ہے لیکن ان کی قضا ادا کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح حقوق العباد بغیر مستحق کی ادائیگی یا اس سے معاف کرائے بغیر محض توبہ سے معاف نہیں ہوتے۔

توبہ کے حاصل کرنے اور اپنے گناہوں پر ندامت اور آئندہ کے لئے دوبارہ اعادہ نہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں جو وعیدیں آئیں ہیں ان کو یاد کر کے سوچے اس سے گناہ پر دل میں سوزش پیدا ہوگی۔

توبہ کے قبول ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس گناہ کا نقش ذہن سے مٹ جائے۔

توبہ کی بقاء کا طریقہ یہ ہے کہ سونے کے وقت عذاب الٰہی کا تصور کیجئے اور اپنے دن بھر کے گناہ یاد کیجئے۔ سوچئے کہ مجھ سے اس کی بازپرس ہوگی تو کیا جواب دوں گا۔ اس سے خوف پیدا ہوگا توبہ کی توفیق ہوگی' پھر صبح کو یاد رکھیں کہ رات کو اللہ سے عہد کیا تھا اور نگرانی رکھئے کہ اس کے خلاف نہ ہو جائے۔ اس طرح کریں گے تو توبہ دوام کے ساتھ رہے گی۔ بندہ صبح و شام توبہ کرتا رہے گا تو اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ مرنے سے پہلے توبہ نصیب ہو جائے گی۔

توبہ کی فضیلت میں متعدد آیات مبارکہ نازل ہوئیں اور کثرت سے احادیث مبارکہ وارد ہوئی ہیں۔ قرآن پاک میں آتا ہے ان اللّٰہ یحب التوابین ویحب المتطھرین۔

ترجمہ : بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں توبہ کرنے والوں کو اور پسند کرتے ہیں پاک و صاف رہنے والوں کو۔

حدیث شریف میں آیا ہے جس کا مفہوم اس طرح ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم اس قدر خطائیں کرو گے کہ تمہاری خطائیں زمین و آسمان کے خلا کو بھر دیں اور پھر تم اللہ سے بخشش مانگو تو بیشک اللہ تعالیٰ تم کو بخش دے گا۔"

توبہ کی ضرورت

توبہ ہماری ضرورت ہے کیونکہ توبہ ہی سے مصائب و پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ ایک وہ مصائب ہیں جو پوری قوم پر آتے ہیں جیسے سیلاب' زلزلہ وغیرہ اور ایک وہ مصائب ہیں جو ہر ایک پر آتے ہیں۔ اس لئے پوری قوم کو بارگاہ ایزدی میں توبہ و استغفار کی ضرورت ہے۔ (انہ ھو التواب الرحیم)

O

قادیانی اپنے وجود کو ختم ہوتا دیکھ کر دہشت گردی پر اتر آئے ہیں۔

(عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

رپورٹ: محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' حاجی بلند اختر نظامی' مولانا منور حسین صدیقی نے ایک مشترکہ بیان میں ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین کی طرف سے اسلام اور آئین پاکستان کے برعکس قادیانیوں کی حمایت میں بیان دینے اور مرزا طاہر احمد کا علماء کرام کے قتل اور اپنے مریدوں کو مژدہ جانفزا سنانے اور نام نہاد مباہلہ کی آڑ میں مذہب اسلام' علماء کرام اور پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ان کے بیانات سے واضح ہوگیا ہے کہ پاکستان میں ہونے والی مذہبی اور لسانی دہشت گردی میں قادیانی ملوث ہیں اور قادیانی کمانڈوز شیعہ اور سنی اختلافات کی آڑ میں مذہبی راہنماؤں کو قتل کرا رہے ہیں اور انہیں آپس میں لڑا کر فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

مذکورہ بالا راہنماؤں نے لندن میں قادیانی اجتماع میں قادیانی اعداد و شمار کو مرزائی امت کا شاہکار جھوٹ قرار دیا ہے' اور کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ یہود و ہنود' امریکہ' برطانیہ' اسرائیل اور دیگر اسلام دشمن قوتوں کی بے پناہ سرپرستی کے باوجود قادیانی فتنہ کو ریورس گیئر لگ چکا ہے۔ اندرون و بیرون ملک سینکڑوں قادیانی سال رواں میں اسلام قبول کر چکے ہیں۔ قادیانی اپنے ناپاک وجود کو ختم ہوتے دیکھ کر دہشت گردی پر اتر آئے ہیں جو ان کی بوکھلاہٹ کا بین ثبوت ہیں ان حالات میں اسلام پسند قوتوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ متحد ہو کر اسلام اور پاکستان کے خلاف قادیانی فتنہ کے خطرناک عزائم کو خاک میں ملا دیں۔ نیز حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ علماء کے قتل عام میں قادیانی جماعت کے لیڈروں اور خدام احمدیہ کے تربیت یافتہ کمانڈوز کو شامل تفتیش کیا جائے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے انتخابات

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کا انتخابی اجلاس قاری محمد زبیر کی صدارت میں مرکز ختم نبوت مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن میں منعقد ہوا' جس میں آئندہ تین سالوں کیلئے حسب ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر: حاجی بلند اختر نظامی

نائب امیر اول : قاری محمد زبیر' دوم میاں عبدالرحمٰن

ناظم اعلیٰ: مولانا ظفر اللہ شفیق

ناظم: مولانا محمد احمد مجاہد' حاجی طارق' سعید خان

ناظم تبلیغ: مولانا منور حسین صدیقی

ناظم نشر و اشاعت: محمد متین خالد' محمد ممتاز اعوان

خزانچی: حاجی قاسم حسن

مجلس شوریٰ: مولانا محب الٰہی' قاری محمد امین' قاری عبدالمالک حیات' مولانا نعیم احمد عثمانی' مولانا محمد غازی' مولانا عبیداللہ ارشد' قاری مشتاق احمد' مولانا محبوب احمد شاہ ہاشمی' میاں محمد ادریس' مفتی شیر محمد علوی' حافظ محبوب الٰہی' قاری جمیل الرحمٰن اختر' حاجی منظور احمد' حافظ عبدالرحمٰن ٹاؤن شپ' مولانا شاہ محمد رحمٰن پورہ' قاری غلام رسول جامعہ مدنیہ' حافظ رشید احمد رسول پارک' قاری نذیر احمد الحمد کالونی

قسط نمبر۲

مولانا عبداللطیف مسعود.....ڈسکہ

قادیانی نبوت کی حقیقت اور اوصاف لوازم

تبصرہ تجزیہ :مندرجہ بالا قادیانی علم کلام اور فلسفہ ان کے اسی فطری نقص یعنی تضاد و تناقص کا شکار ہے اس لئے کہ ازروئے قرآن مجید و حدیث رسول ﷺ نبوت و رسالت کی قطعاً" کوئی تقسیم نہیں ہے کہ یہ مستقل ہے اور یہ غیر مستقل، بلکہ مطلقاً" نفس نبوت میں سب انبیاء و رسل برابر ہیں آگے فرق مراتب میں تفاوت مسلم جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض منھم من کلم اللّٰہ ورفع بعضھم درجات (البقرہ)

نیز خود خاتم الانبیاء ﷺ سے اظہار و اعلان فرمایا گیا کہ:

(۱) (یعنی میں کوئی نیا رسول نہیں بلکہ منجملہ سابقہ انبیاء کا ایک فرد ہوں)

(۲) ھذا نذیر من النذر الاولیٰ (یعنی ہمارا نبی معظم ﷺ بھی سابقہ منذرین میں سے ایک منذر ہے کوئی انوکھی شئے نہیں)

یعنی نفس نبوت میں سب برابر، ہاں فرق مراتب میں ممتاز و برتر۔ باقی رہا قادیانی تقسیم کا ملہ تو اس کا موجودہ قرآن و حدیث میں تو کوئی اتہ پتہ نہیں ملتا یہ محض قادیانی کی ذاتی اور من گھڑت اختراع ہے چنانچہ اس نے خود مطلق نبوت کے متعلق لکھا کہ:

لاشک ان التحدیث موھبۃ مجردۃ لاتنال بکسب البتہ کماھوشان النبوۃ (حمامۃ البشریٰ ص ۸۲)

ترجمہ بلاشبہ محدث من اللہ ہونا محض عطیہ الٰہی ہے یہ مقام کسب و اکتساب سے قطعاً" حاصل نہیں ہو سکتا (خزائن ص ۳۰۱ ج ۷)

جیساکہ امر نبوۃ خالصتاً" عطیہ الٰہیہ ہے۔

ملاحظہ فرمائیں! مرزا صاحب نے محدثیت کو مشبہ اور نبوت کو مشبہ بہ قرار دیکر ضابطہ لکھا ہے کہ محدثیت خالصتاً" عطیہ الٰہیہ ہے یہ کسب و فیض سے ہرگز نہیں مل سکتا جیساکہ معاملہ نبوت کا معاملہ ہے تو جب مشبہ عطیہ الٰہی ہے کسی فیض کا نتیجہ نہیں تو مشبہ بہ جو کہ بہرحال مشبہ سے قوی اور افضل ہوتا ہے وہ کیسے کسب و فیض سے حاصل ہو سکے گا۔ حالانکہ یہاں تشبیہ ہے ہی اسی مقصد کے لئے کہ نبوت کی طرح محدثیت کو بھی عطیہ الٰہی ثابت کیا جائے کما ھوالمذکور بعدہ

۱۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسرہ نبینا فی قولہ لا نبی بعدی ببیان واضح للطالبین ولو جوزنا ظہور نبی بعد نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم لجوزنا انفتاح باب وحی النبوۃ بعد تغلیقھا وھذا خلف کما لا یخفی علی المسلمین وکیف یجیٔ نبی بعد رسولنا صلی اللّٰہ علیہ وسلم وقد انقطع الوحی بعد وفاتہ وختم اللّٰہ بہ النبیین۔ (حمامۃ البشریٰ ص ۲۰ خزائن ص ۲۰۰ ج ۷)

اسی طرح مقصود حوالجات اس مفہوم میں فراہم ہو سکتے ہیں کہ آپ کے بعد باب وحی نبوۃ بالکلیہ مسدود ہے تو جب اتنی صراحت ہے تو پھر قادیانیوں کا اس تیسری اکتسابی نبوت کا اثبات اور اجراء کس طرح جائز ہو سکتا ہے کیونکہ جب بغیر استثناء کی قید واضح کردی تو اب کسی بھی قسم کی نبوت کا جواز ممنوع ہوگا سراسر تضاد و تناقص ہوگا جو کہ وصف مخبوط الحواس اور پاگل لوگوں کا ہے۔ نہ کہ کسی معقول اور راست باز کا نیز یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ ہمیں اس قادیانی شق کو توڑنے کے لئے کسی خاص محنت کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ مندرجہ بالا قادیانی ذکر کردہ اوصاف نبوۃ میں ہی اس کا رد اور توڑ موجود ہے۔ وہ ہے مرزا بشیر الدین کے ذکر کردہ اوصاف لازمہ سے تیسرا وصف کہ "نبی وہ ہوگا کہ جس میں پہلے دونوں اوصاف کے ہوتے ہوئے تیسرا وصف رسم نبی کا پانا بھی ہو"۔ یعنی خدا اسے فرمادے کہ تو نبی ہے' تو صاف ظاہر ہوگیا کہ یہی اس کے عطیہ الٰہی ہونے اور عدم اکتساب کی دلیل ہے۔ اس لئے چاہے کسی فرد میں کثیر مکالمہ الٰہی موجود ہو۔ انذاری بشری پیشگوئیاں بھی کرتا ہے مگر ابھی تک وہ نبی نہ ہوگا جب تک اسے عالم بالا سے مقام نبوت پر فائز نہ کیا جائے۔ اسے عہدہ نبوۃ پر فائز نہ کیا جائے جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں صفت محدثیت موجود تھی مگر چونکہ اللہ نے انہیں اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ کے تحت مقام نبوۃ پر فائز نہ کیا تھا لہٰذا وہ نبی نہ ہو سکے۔ پھر یہ بھی ملاحظہ خاطر رہے کہ خود مرزا صاحب نے بھی اقرار کیا ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ کے ظلی وجود تھے۔

مگر چونکہ عہدہ نبوت پر تقرر نہ ہوا اور نہ ہی آپؐ کے بعد اس کا امکان تھا لہٰذا وہ نبی نہ ہوسکے۔ یعنی رکاوٹ صرف نامزدگی کی تھی ورنہ استعداد کامل تھی لہٰذا واضح ہوگیا کہ نبوت ہے ہی محض عطیہ الٰہی' یہ اکتسابی نہیں ہوسکتی ورنہ صدیق وفاروقؓ تو ضرور نبی ہوتے کیونکہ وہ بقول مرزا صاحب بھی من بقیۃ طینت النبیؐ تھے اور آپ کی عکسی تصویریں تھے' علم و عمل میں کامل ترین افراد امت تھے جب وہ نبی نہ ہوسکے تو اور کوئی کیسے اس مقام کو پاسکتا ہے؟

مرزا بشیرالدین کا دوسرا دھوکہ:

یہ ہے کہ انہوں نے اوصاف لازمہ میں صرف تین ہی وصف بیان کئے ہیں جبکہ قرآن مجید کی رو سے یہ اوصاف اور بھی کئی ہیں جیسے کہ کچھ بندہ خادم نے قرآنی آیات کے حوالہ سے اوپر درج کئے ہیں چنانچہ خلیفہ صاحب کے مدمقابل محمد علی لاہوری نے اپنی کتاب النبوت فی الاسلام میں اس اوصاف پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ نزول جبرائیل تو اوصاف نبوت میں تھا اس کو کیوں نہیں لیا گیا تو اس کے جواب میں مرزا بشیر احمد صاحب نے لکھا ہے کہ اس کا ذکر بھی موجود ہے چنانچہ مرزا صاحب کی وحی میں موجود ہے کہ جاءنی آئل اس سے مراد جبرائیل لیا ہے حالانکہ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے کہاں جبرائیل یعنی عبداللہ کہاں آئل جو کہ ال یوول سے اسم فاعل ہے یعنی بار بار آنے والا۔ نیز تذکرہ میں وضاحت کردی گئی ہے کہ آئل سے مراد جبرائیل نہیں ہے کیونکہ یہ ایالت سے ماخوذ ہے (ص ۴۵۰ طبع سوم) صاحب نزول جبرائیل والا معاملہ تو بزبان قادیان میں ختم ہوگیا اب رہ گئے جناب ٹیچی' شیر علی اور خیراتی وغیرہ بے شمار دیسی و ولایتی پرکار سے جن کی آمد سے قادیانیوں کا مسئلہ نبوت استوار نہ ہوسکے گا کیونکہ باقرار مرزا صاحب وحی نبوت پر صرف جبرائیل ہی متعین ہے دیکھئے ازالہ اوہام ص ۵۳۴

لیجئے صاحب قادیانیوں کا ظلی و بروزی نبوۃ کا سارا کاروبار ہی خراب ہوگیا۔ کیونکہ قرآن مجید اور حدیث نبویؐ سے انکی اس شق کا اثبات ناممکن اور محال ہے اور نہ ہی ان کی اپنی طے کردہ شرائط ہی پوری ہوسکیں' لہٰذا مرزا صاحب فیل

نیز یہ معاملہ اس وقت مزید خراب ہوجاتا ہے کہ جب ہم مرزا صاحب کی یہ تحریر پیش کریں گے کہ مرزا صاحب نے اعتراف کرلیا کہ:

"یہ نعمت مجھے کسب و اکتساب سے نہیں بلکہ شکم مادر سے ہی مل گئی تھی۔ دیکھئے حقیقت الوحی ص ۶۷ ناظرین کرام! جب یہ نعمت مکالمہ و مخاطبہ آپ کو شکم مادر ہی میں مل گئی تھی تو اس میں کسب و اکتساب کا احتمال کیا رہا؟

اصل حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب قصداً" اپنے اقوال و دعاوی میں تضاد تناقض بروئے کار لاتے ہیں تاکہ ان کی پوزیشن کلیر نہ ہوسکے بلکہ اندھیرے اندھیرے میں وہ اپنے مشن میں مصروف کار رہیں اسی طرح مرزا صاحب نے ایک جگہ یہ بھی لکھ دیا کہ

ترجمہ (یعنی میری نبوت سے مراد وہ نبوت نہیں جس کا ذکر پہلی کتابوں میں ہے بلکہ یہ ایسا مقام ہے جو کہ صرف ہمارے نبی معظم کے اتباع سے حاصل ہوتا ہے اور جسے یہ مقام حاصل ہوتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ بکثرت اور واضح مصفی کلام فرماتا ہے)

معلوم ہوا کہ یہ درجہ ایسا ہے کہ اس کا ذکر کتب الٰہیہ میں ہرگز نہیں ہے وہاں تو صرف اس

نبوت کا ذکر ہے جو کہ براہ راست خدا تعالیٰ سے ملتی تھی چنانچہ وہ درجہ آدمؑ سے شروع ہوکر خاتم الانبیاء ﷺ پر اختتام پذیر ہوچکا ہے اور اب وحی نبوت بالکل مسدود اور منقطع ہے۔ جس کا اقرار خود مرزا قادیانی نے بھی کیا ہے دیکھئے آئینہ کمالات ص ۳۲۰ لہٰذا جب مرزا قادیانی کی رسالت و نبوت غیر مذکور فی الکتب الٰہیہ ہے تو پھر کوئی بھی مرزائی اجراء نبوت کیلئے اسی قرآن یا حدیث سے حوالہ دینے کا کیسے مجاز ہوسکتا ہے؟ کیونکہ جتنی آیات اس مسئلہ پر پیش کی جاتی ہیں ان میں تو مستقل نبوت و رسالت کا ذکر ہے اور وہ خاتم الانبیاء پر ختم ہوچکی۔ چاہے وہ آیت ھوالذی ارسل رسولہ ہو یا یاایھا الرسل کلوا من الطیبت ہو یہ تو ان رسولوں کا تذکرہ ہے جن کی نبوت مستقل تھی لہٰذا اس دلیل سے اس نبوت کا اثبات کیسے ہوگا؟ جو کہ غیر مستقل ہے اور غیر مسبوق ہے اور غیر مذکور فی الصحف الاولیٰ ہے۔ اس کے لئے کوئی جدید کلام الٰہی لاؤ اور اس کا لانا اب ناممکن ہے ناظرین کرام! یہ ہے قادیانی نبوت کا تمام فلسفہ اور چکر بازی جس کا قرآن و حدیث سے اور اسلام سے رتی بھر تعلق نہیں لہٰذا آپ دلیری سے ان سے مطالبہ کریں کہ مرزا کی نبوت کیلئے وہ دلیل جو قرآن و حدیث سے الگ ہو جسے وہ ہرگز نہ لاسکیں گے اور آپ کی جان چھوٹ جائیگی۔ اللہ تعالیٰ ہر دجال کے فتنے سے ہمیں محفوظ فرماوے۔ ○

بقیہ : آئینی جدوجہد

کورٹ' وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ جیسی اعلیٰ عدالتوں کی طرف سے واضح فیصلوں کے بعد بھی حکومت کی طرف سے قادیانیوں کے متعلق آئین میں موجود ترامیم کے خاتمے کے خلاف اقدامات توہین عدالت ہی نہیں توہین رسالت کے زمرے میں بھی آتے ہیں۔ عدالت کے ایوانوں میں انصاف کے علمبردار تو شاید اپنی توہین کو فراموش کرسکتے ہیں۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ امت مسلمہ نے توہین رسالت کو کبھی برداشت نہیں کیا۔

رپورٹ: مولانا محمد اشرف کھوکھر

سولہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ)

انگریز ایسٹ انڈیا کمپنی کے بہانے برصغیر پاک و ہند میں آیا اور ساڑھے سات سو سال تک پورے کروفر کے ساتھ قائم مسلمان حکومت کو تاخت و تاراج کردیا اور اپنے اقتدار کو مضبوط کرنے کیلئے مسلمانوں کو جذبہ جہاد سے عاری کرنے کی تدبیریں سوچیں بالآخر اس نے اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کیلئے قادیان ضلع گورداسپور کے ایک دہقان زادے مرزا غلام احمد سے نبوت کا دعویٰ کروایا' جس نے اپنے آقا انگریز کی خوشنودی کیلئے اللہ رب العزت کے آخری پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غداری کی اور مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو مفقود کرنے کیلئے اپنے شب و روز وار کارت کیے۔

مرزا قادیانی آنجہانی ہوا تو اس کی ذریت نے انگریز کے پیسے کی پرواز سے شیطانی مشن کو جاری رکھا' مسلمانوں نے مرزا کی زندگی میں بھی اس کا مقابلہ کیا اور اس کے بعد اس کی معنوی ذریت سے بھی اپنی بے سروسامانی کے باوجود ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ مرزائی قادیان میں تھے تو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ اور آپ کے رفقاء مولانا محمد حیات' مولانا عنایت اللہ چشتی' ماسٹر تاج الدین انصاری اور چوہدری افضل حقؒ قادیان میں ان کا مقابلہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ۱۹۴۷ء میں ملک عزیز پاکستان دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا' مرزائی جماعت کا لیڈر مرزا بشیر الدین محمود برقعہ اوڑھ کر قادیان سے لاہور آیا اور انگریز گورنر "موڈی" سے ایک ٹکہ مرلہ کے بدلے چنیوٹ کے قریب دریائے چناب کے کنارے ہزاروں ایکڑ زمین نوے سالہ لیز پر لیکر دجل و فریب اور ارتداد و کفر کا نیا مرکز بنایا جو خالصتاً" قادیانی اسٹیٹ کی حیثیت رکھتا تھا۔

ایک وہ وقت تھا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ "کاش! مجھے ربوہ میں ایک مرلہ زمین مل جائے جس پر کھڑے ہو کر میں قادیانیوں کو اللہ کا قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا سکوں۔"

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی یہ حسرت و آرزو اگرچہ آپ کی زندگی میں پوری نہ ہو سکی لیکن آپ کے نائب اور جماعت کے پانچویں امیر شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کے دور امارت میں ۱۹۷۴ء کی تاریخ ساز تحریک کے بعد ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کے حکم پر مولانا خدا بخش شجاع آبادی ریزیڈنٹ مجسٹریٹ کی عدالت کے تھڑے پر اذان دیتے اور نماز پڑھاتے رہے یہاں تک کہ ربوہ ریلوے اسٹیشن سے ملحق ریلوے کی زمین پر مسجد بنانے کی اجازت ملی۔ بفضل تعالیٰ اسٹیشن کے پلیٹ فارم سے ملحق "جامع مسجد محمدیہ" مجلس نے تعمیر کی اور یوں نماز جمعہ و عیدین کیلئے جامع مسجد مل گئی۔

حضرت مولانا امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ اور آپ کے رفقاء کی آہوں اور سسکیوں کو اللہ رب العزت نے شرف قبولیت بخشا' دریائے چناب کے کنارے پر محکمہ ہاؤسنگ نے "مسلم کالونی" کے نام سے ہاؤسنگ اسکیم شروع کی جس میں نو کنال پر مشتمل ایک قطعہ اراضی مسجد کیلئے مختص کیا گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی درخواست پر یہ قطعہ اراضی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام الاٹ کردیا گیا' ایک چھوٹی سی مسجد بنائی گئی اور دو کمروں پر مشتمل ایک مکان تعمیر کیا گیا۔ فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات جو چودہ سال تک قادیان میں رہ کر قادیانیت کا مقابلہ کرتے رہے ان کی پرزور خواہش پر انہیں "مرکز ختم نبوت مسلم کالونی" کا انچارج مقرر کیا گیا۔ بعد ازاں ایک انتہائی خوبصورت مسجد اور شمالی اور مشرقی سائڈ میں کمرے تعمیر کیے گئے اور ایک عظیم الشان "سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ لائبریری" کا قیام عمل میں لایا گیا۔ امسال شمالی مشرقی سائڈ ڈبل اسٹوری بنادی گئی ہے۔ ۱۹۸۱ء میں یہاں پہلی "آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس" منعقد ہوئی تھی اور امسال عظیم الشان سولہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور آج کی یہ سالانہ سولہویں ختم نبوت کانفرنس اس کا تسلسل ہے۔ یکم اکتوبر ۱۹۹۷ء سے سولہویں ختم نبوت کانفرنس ربوہ میں شمولیت حاصل کرنے کیلئے حسب سابق شمع ختم نبوت کے پروانے قافلہ در قافلہ کارواں در کارواں اپنی منزل طے کرتے ہوئے قادیانیوں کی ڈوبتی ہوئی تقدیر کے تعاقب میں مغرب کی معمور ظلمت وادیوں میں غیظ و غضب یوں جھانک رہا تھا کہ اس کے جلال رخ انور سے شفق کی دیواریں سرخ ہو گئی تھیں۔ مجاہدین ختم نبوت کے ہر قافلے میں ہر عمر اور ہر پیشے کے احباب شامل تھے دس' دس' گیارہ' گیارہ سال کی عمر کے بچے معوذ اور معاذ رضی اللہ عنہما کی سنت ادا کرنے کانفرنس میں شرکت کیلئے رواں دواں تھے' ایک مزدور سے لیکر ایک تاجر تک' طلبہ و اساتذہ اور مختلف محکموں کے ملازمین غرض ہر طبقہ کے لوگ رسول آخرین محمد

عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی سچی محبت کا ثبوت پیش کرنے آئے تھے۔ پنجاب' سرحد' سندھ' بلوچستان' کشمیر اور پاکستان کے کونے کونے سے آنے والے قافلوں کیلئے "مرکز ختم نبوت مدرسہ و جامع مسجد ختم نبوت" کی جنوب میں ایک بہت بڑے پنڈال میں خیموں کی قطاریں موجود تھیں' ہر علاقہ سے آنے والے مہمانوں کیلئے ایک حلقہ بندی تھی۔ موٹر کاروں' بسوں' ویگنوں اور موٹر سائیکلوں کیلئے الگ اسٹینڈ بنادیا گیا تھا۔ ہر آنے والا قافلہ میں موجود لوگ عجب کیف و مستی میں ڈوبے ہوئے تھے' نعروں کی گونج سے دارالکفر ربوہ کے درو دیوار سہمے ہوئے تھے' نعرہ تکبیر اللہ اکبر' تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد' مرزائیت مردہ باد کے فلک شگاف نعرے دریائے چناب کے کناروں سے ٹکرا کر بازگشت پیدا کررہے تھے' غرض حق شاداں و فرحاں تھا اور باطل سرنگوں تھا۔

پہلی نشست:

پہلی نشست کا باقاعدہ آغاز ساڑھے دس بجے ہوا' کرسی صدارت پر امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ' رونق افروز ہوئے' قاری محمد افضل (چنیوٹ) نے خوبصورت آواز میں تلاوت کلام پاک سے سامعین کو محظوظ کیا۔ اس کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے صوفی احمد بخش چشتی (جھنگ) کو ہدیہ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرنے کی دعوت دی۔ نعت پیش کی گئی' مجمع اب صحن مسجد' پنڈال' خیموں سے بڑھ کر دریائے چناب کے کنارے کی طرف کھلے میدان تک' درختوں کی چھاؤں کے نیچے تک ہمہ تن گوش ہو گیا' اتنے میں یادگار سلف ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے اپنے مخصوص انداز میں افتتاحی تقریر کا آغاز فرمایا مختصر خطبہ مسنونہ کے بعد فتنہ قادیانیت کا آغاز اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سو سالہ جدوجہد پر روشنی ڈالی' آپ نے فرمایا گزشتہ انبیاء علیہم السلام کا عرصہ نبوت پچیس' تیس سال ہوتا تھا لیکن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا عرصہ تاقیام قیامت ہے' قرآن و حدیث اور اجماع امت کی رو سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری پیغمبر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نیا مدعی نبوت دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل ہے۔ اتنے میں تقریباً" بارہ ہزار انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نعروں کی صدائیں بلند کرتا ہے۔ جو ربوہ کی درو دیوار کو ہلادیتے ہیں۔ بعدازاں آپ نے فرمایا علمائے حق بزدلی کی زندگی سے موت کو بہتر سمجھتے ہیں' علماء کا فیصلہ ہے کہ اسلام کا تحفظ یا آخرت کی سرخروئی کیلئے جان دے دینا بہت بڑی سعادت ہے۔ فرمایا ایک مرزائی افسر ساہیوال سے اوکاڑہ آکر مرزائیت کی تبلیغ کرتا تھا بالآخر تنگ آکر ایک ماسٹر نے اسے قتل کردیا ہائی کورٹ تک مقدمہ چلا بالآخر جسٹس منیر نے کہا کہ "قادیانی افسر کو اگر تبلیغ کا بھوت سوار نہ ہوتا تو قتل نہ کیا جاتا" تو بہرحال مرزائی جو جہاں کہیں ہے وہ اپنے دجل و فریب کی تبلیغ کرتا ہے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جو جہاں کہیں ہے کسی بھی پیشہ سے تعلق رکھتا ہے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کی تبلیغ کرے۔ بعدازاں مولانا موصوف نے قادیانیت' عیسائیت اور یہودیت کے چکر سے لوگوں کو آگاہ کیا اور اسلام پر استقامت کی دعا کے بعد اپنی تقریر کو ختم کیا۔

اس کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب کو دعوت خطاب دی آپ نے مختصر خطبہ دیا۔

نعروں کی گونج' نعرہ تکبیر اللہ اکبر' تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد' مرزائیت مردہ باد کے فلک شگاف نعروں نے مجمع کا جوش و خروش دوبالا کردیا۔ مولانا طوفانی نے واتقو فتنہ...... لا تصیبن الذین والی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا عذاب میں صرف فتنہ والے نہیں پکڑے جاتے بلکہ اہل فتن کے ساتھ سمجھوتہ کرنے والے بھی پکڑے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کفار پاکستان کے مسلمانوں کو مرتد بنانے کیلئے ڈھائی ارب ڈالر خرچ کررہے ہیں' ان فتنوں کا مقابلہ کرنے کیلئے مسلمانوں کو گیارہ سو وولٹ کا کرنٹ پیدا کرنے کی ضرورت ہے مسلمانو! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کا ثبوت دو۔ اس کے بعد فرمایا حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ "مرزائی اگر چاند پر بھی پہنچے تو ہم ان کا تعاقب جاری رکھیں گے" اس کی روشنی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کفر کی سرزمین لندن میں پاکستان اور دوسرے ممالک کی طرح ختم نبوت سینٹر قائم کیا اور آج تقریباً" آٹھ سو مساجد صرف دیوبندیوں کی وہاں موجود ہیں' تقریباً" تین سو گرجے خرید کر مسلمانوں نے مساجد تعمیر کی ہیں' مسلمانو! آؤ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ کرکے سچی محبت نبوی کا ثبوت فراہم کرو۔ آپ نے نماز ظہر سے قبل دعائیہ الفاظ پر اپنی تقریر کو ختم کیا اس کے بعد نماز ظہر کیلئے اذان دی گئی' نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد دوسری نشست کا آغاز ہوا۔

دوسری نشست:

دوسری نشست کی صدارت جناب قاضی فیض احمد صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ نے فرمائی' تلاوت کلام پاک سے قاری محمد اسلم طاہر نے سامعین کو محظوظ کیا اور نعت جناب غلام یاسین نے پیش کی' پہلی تقریر جناب حضرت مولانا

عبدالرحیم (لیہ) نے کی اس کے بعد نعت محمد طاہر (جھنگوی) نے پیش کی تقریر کیلئے جناب محمد اسلام ابالوی جن کا تعلق خاکسار تحریک سے ہے کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دی گئی' اس کے بعد جناب مولانا غلام اکبر ثاقب (ڈیرہ غازیخان) جناب مطیع اللہ نیازی (کینیڈا) مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی (خانپور)' صوفی احمد سعید قادری (سانگلہ ہل) علامہ احمد میاں حمادی کنوینر ختم نبوت صوبہ سندھ' حضرت مولانا محمد عبداللہ (بھکر) اور مولانا زاہد الراشدی (گوجرانوالہ) نے اپنی تقاریر سے اس عظیم اجتماع کے دلوں و دماغوں کو روشن کیا۔ علامہ احمد میاں حمادی کنوینر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ نے قادیانیت کے دجل و فریب کا پردہ چاک کیا اور اس کی سندھ میں مذموم سرگرمیوں کے سدباب کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیا اور لوگوں میں اللہ کے آخری پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کے جذبہ کو ابھارا اور آپ کی تقریر دعائیہ کلمات پر اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے بعد مولانا محمد عبداللہ صاحب (بھکر) نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا مسئلہ ختم نبوت پر کام کرنے والے لوگوں کو ہمیشہ کامیابی ہوئی ہے۔ آج امریکہ پاکستان کے دیندار لوگوں کو ختم کروانا چاہتا ہے لیکن ہم دشمنان اسلام کے ان مذموم عزائم کو قطعاً" پورا نہیں ہونے دیں گے' تحفظ ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہم ماضی کو دہرائیں گے' دینی مدارس میں انبیاءؑ کی وراثت تقسیم ہوتی ہے' ان کے خلاف اٹھنے والے ہاتھ نہیں رہیں گے اور دیکھنے والی آنکھ نہیں رہے گی۔ اس کے بعد جاں نثاران ختم نبوت کے مجمع میں مزید اضافہ ہوتا رہا اور اب مولانا حبیب الرحمٰن درخواستی صاحب کو دعوت خطاب دی گئی۔ مولانا موصوف نے فرمایا انگریز نے جذبہ جہاد کو مفقود کرنے کیلئے مرزا قادیانی کو کھڑا کیا تھا' علمائے حق نے اس کا بھرپور مقابلہ کیا' آج پھر انگریز کے پروردہ دینی مدارس کے نصاب سے کتاب الجہاد کو ختم کرنے کیلئے مذموم عزائم رکھتے ہیں۔ خدارا! علمائے حق کو غنیمت جانیں اور دشمن کے ناپاک عزائم کو پورا نہ ہونے دیں' تمام علماء مل جل کر کام کریں۔ ہم امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم اور قائدین ختم نبوت کے حکم پر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے آخری دم تک حاضر ہیں۔

اے اقتدار والو! خدا نے تمہیں موقع دیا اسلام کا نظام نافذ کرو ہم تمہارا ساتھ دیں گے اور اگر مغربی آقاؤں کو خوش کرنے کی کوشش کی تو اس کا نتیجہ بہت برا نکلے گا۔ دعائیہ کلمات پر تقریر ختم ہوئی۔

اس کے بعد مولانا زاہدالراشدی صاحب کا تفصیلی خطاب ہوا' خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے فرمایا امریکہ بہادر کا یہ مطالبہ ہے کہ:

○ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ منسوخ کردیا جائے۔
○ دینی مدارس بند کردیئے جائیں۔
○ حدود آرڈی نینس کو ختم کردیا جائے۔
○ خواتین کو طلاق کا حق دیا جائے۔
○ وراثت کا قانون غیر منصفانہ ہے اس کو ختم کردیا جائے۔

مجمع کو مخاطب کرکے مولانا موصوف نے کہا میں اس کا جواب عوام سے طلب کرتا ہوں' کیا امریکہ بہادر کے ان مذموم عزائم کو پورا ہونا چاہئے؟ اب چدہ ہزار نفوس نے یک زبان کہا کہ "ہرگز نہیں" پھر مولانا موصوف نے کہا موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کیلئے جادوگر آئے تھے لیکن عصائے موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ فرعونی نہ کرسکے چند منٹوں کے وقفہ سے پہلے ایمان لانے والوں نے فرعون کی دھمکیوں کی پروا نہیں کی تھی' ایمان سے دستبردار نہیں ہوئے تھے۔ ہم بھی اپنے اسلام پر قائم ہیں اور انشاء اللہ رہیں گے' اس کے بعد نماز عصر کیلئے اذان دی گئی' نماز ادا کی گئی بعد از نماز عصر سوال و جواب کی نشست ہوئی نائب امیر مرکزیہ حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم نے مختصر خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا "مرزائیو! مرزا قادیانی مرچکا ہے تم بھی مروگے' سب اللہ کے سامنے جواب دو گے' مہدی علیہ الرضوان کا آنا برحق ہے' حجراسود کے قریب کعبہ بیت اللہ میں ان سے بیعت کی جائے گی' مرزا قادیانی نے تو حج بھی نہیں کیا۔ قادیانیو! تم اپنے کفر پر مت اڑو توبہ کرلو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہوجاؤ"۔ اس کے بعد حضرت اقدس نے حیات و نزول عیسیٰ علیہ اسلام پر مفصل بیان فرمایا اور اس موضوع پر لوگوں کے سوالات کے جواب دیئے۔

تیسری نشست:

تیسری نشست کا آغاز بعد از نماز عشاء شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم کی زیر صدارت ہوا' قاری نصیر احمد صاحب (چنیوٹ) نے خوبصورت آواز میں تلاوت کی' مولانا محمد اقبال (پتوکی) نے نعت پیش کی علاوہ ازیں جناب سید سلمان گیلانی نے بھی اپنے مخصوص انداز میں نعت پیش کی۔ تقاریر مولانا عبدالکریم ندیم' مولانا عبدالشکور نقشبندی (چکوال) مولانا پیر سیف اللہ خالد (لاہور) جناب لیاقت بلوچ (جماعت اسلامی) مولانا امجد خان (لاہور) استاذی حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' صاحبزادہ ابتسام الٰہی ظہیر' علامہ علی شیر حیدری (سپاہ صحابہ) ڈاکٹر خالد محمود سومرو (لاڑکانہ) نے اپنی اپنی تقاریر سے اس عظیم اجتماع کو محظوظ کیا۔

چوتھی نشست:

کانفرنس کے دوسرے روز جمعۃ المبارک

فجر کی نماز کے بعد حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے درس قرآن دیا' مسئلہ ختم نبوت' حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام' ظہور مہدی علیہ الرضوان و خروج دجال پر روشنی ڈالی۔ چوتھی نشست کے باقاعدہ آغاز سے قبل شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خان محمد مدظلہ کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے' قاری محمد یوسف عثمانی نے خوبصورت آواز میں تلاوت کلام پاک سے سامعین کے ایمان کو گرمایا۔ صوفی احمد بخش چشتی نے نعت پیش کی' جاں نثاران ختم نبوت کے مزید قافلے اجتماع میں شریک ہوتے رہے اتنے میں ربوہ کالج و اسکول کے مسلمان طلباء کا ایک بڑا جلوس نعرہ تکبیر اللہ اکبر' تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد' امیر شریعت زندہ باد' مرزائیت مردہ باد کے نعرے لگاتا ہوا سامعین میں شریک ہوا۔

اس کے بعد مولانا سعید احمد اسعد (خوشاب) کی تقریر کے بعد سید امین گیلانی نے نعت پیش کی بعد ازاں شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید انور (ساہیوال) مولانا منور حسین صدیقی (لاہور) قاری محمد انور انصر (سیالکوٹ) مولانا نذیر احمد تونسوی (کراچی) مولانا محمد نذر عثمانی (حیدر آباد) سید ممتاز الحسن گیلانی' قاری فیض الرحمٰن سرگودھا' پیر محمد اکرم اعوان (امیر تنظیم الاخوان) نے مسئلہ ختم نبوت' سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم' حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام' ظہور مہدی و خروج دجال کے عنوانات پر مفصل تقاریر کیں۔ قبل از نماز جمعہ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تفصیلی خطاب ہوا۔ اور جمعہ کا خطبہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے دیا' بعد از نماز جمعہ پانچویں نشست کا آغاز ہوا۔

پانچویں نشست:

جناب مولانا محمد یعقوب ربانی صاحب نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے' حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ' کو کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کی دعوت دی۔ حضرت والا نے کرسی صدارت کو زینت بخشی۔ قاری مشتاق احمد (قصور) اور ڈاکٹر صولت نواز نے تلاوت کلام پاک سے سامعین کو محظوظ کیا۔ اس کے بعد سید مزمل شاہ صاحب نے حرکتہ الانصار کی نمائندگی کرتے ہوئے تقریر کی' بعد ازاں جناب محمد اورنگزیب اعوان مبلغ ختم نبوت (اسلام آباد) نے قراردادیں پیش کیں جو کہ گزشتہ سے پیوستہ شمارہ میں شائع کی جاچکی ہیں۔ بعد ازاں مولانا ضیاء الدین آزاد اور جناب اسلم کھچلا صاحب سابق ایم۔ این۔ اے جناب شیخ جہانگیر سرور ایڈووکیٹ (سرگودھا) الیاس مدنی صاحب (سرگودھا) سید امیر حسین گیلانی (اوکاڑہ) اور حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے تقاریر کیں اور بعدہٗ نماز عصر حضرت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خواجگان خان محمد مدظلہ' کی رقت آمیز طویل دعا کے بعد سولھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ) اختتام پذیر ہوئی۔ اور پاکستان کے کونے کونے سے آنے والے قافلے واپس ہوئے۔ تقریباً" پندرہ ہزار جاں نثاران ختم نبوت نہایت پرامن کانفرنس کی کارروائی میں حصہ لیتے رہے' کسی قسم کا کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ قادیانیوں کے مرکز میں مسلمانوں کے اس عظیم اجتماع نے یہ ثابت کردیا کہ ہم تشدد پسند نہیں ہیں' ہم رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیروکار ہیں ہم امن عامہ کے خلاف کوئی اقدام نہیں کرتے۔ ہم قادیانیوں اور دوسرے کفار کو پرامن طریقے سے دعوت اسلام دیتے ہیں' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام علماء حق کا مشترکہ اسٹیج ہے' جس سے ہم تمام بنی نوع انسانوں کو اسلام میں پورے کا پورا داخل ہونے اور خاصہ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔ (واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا)

سولھویں سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس کے انتظامات کے سلسلہ میں مبلغین ختم نبوت کے کانفرنس سے پہلے اور بعد میں چھ اجلاس ہوئے' یاد رہے کہ کانفرنس کے آخری روز جمعۃ المبارک صبح ۹ بجے امیر مرکزیہ اور نائب امیر مرکزیہ کے انتخاب کے سلسلہ میں ہونے والے اجلاس میں امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم اور نائب امیر مرکزیہ حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی امارت و قیادت پر تمام نمائندگان مجلس عمومی اور اراکین ختم نبوت نے اعتماد کا اظہار کیا۔ ۴ اکتوبر ۹۷ء بروز ہفتہ صبح ۹ بجے سے ایک بجے دوپہر تک مبلغین ختم نبوت کا آخری اجلاس امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ کی زیر صدارت ہوا اور کانفرنس کے انتظام و انصرام کا جائزہ لیا گیا اور کئی دوسری تجاویز زیر غور لائی گئیں۔ بعد از نماز ظہر حضرت والا' صاحبزادہ خلیل احمد صاحب اور جناب حافظ محمد عابد صاحب خانقاہ سراجیہ بذریعہ کار روانہ ہوئے جبکہ تمام مبلغین ختم نبوت کو بعد از نماز عصر اپنے حلقوں کو جانے کی اجازت دی گئی۔ الحمدللہ! یوں سولھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ ●●

○ حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آنے والے دور میں اس علم کے جاننے والے ہوں گے جو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے والوں کی تحریفوں سے اور باطل والوں کی دروغ بیانوں سے اور جاہلوں کی تاویلوں سے اس کو پاک کرتے رہیں گے۔ (بیہقی)

اخبارِ ختمِ نبوّت

مانسہرہ میں ختم نبوت کانفرنس

مانسہرہ (رپورٹ ایچ ساجد اعوان) ختم نبوت یوتھ فورس ضلع مانسہرہ کے زیر اہتمام عظیم الشان کانفرنس ہائے ختم نبوت کے انعقاد مانسہرہ کے قادیانیوں کی نیندیں اڑ گئیں' ضلع مانسہرہ کے در و دیوار اور روز و شب تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد اور تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر امام العصر' قائد مجاہدین ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے ہفت روزہ دورہ مانسہرہ کے موقع پر تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع مانسہرہ نے خصوصی پروگرام ترتیب دیئے

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب ۲۲ ستمبر کو مانسہرہ پہنچے۔ ۲۲۔ ۲۳ اور ۲۴ ستمبر کو حضرت اقدس کے مریدین مختلف علاقوں اور مقامات پر اصلاح و ارشاد کی محافل سجاتے رہے اور قلب و نظر منور ہوتی رہیں۔ جبکہ پہلا عام اجتماع جمعرات ۲۵ ستمبر کو بعد از نماز عشاء توکوٹ میں انعقاد پذیر ہوا۔ حضرت اقدس کی صدارت میں شاہین ختم نبوت' فاتح ربوہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ العالی کا ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب ہوا۔

جمعہ ۲۶ ستمبر کو مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا اعلان کیا گیا تھا۔ جب حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب اور شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب' جامع مسجد میں پہنچے تو عوام الناس اور بالخصوص مجاہدین ختم نبوت کا جوش و خروش قابل دید اور ناقابل فراموش تھا۔ طلباء و علماء جوق در جوق مرکزی جامع مسجد کی طرف فرط عقیدت اور عزم مسلسل کے ساتھ رواں دواں تھے۔ جسے دیکھو سینے پر ختم نبوت کا بیج لگائے نگاہوں میں عقابی روح لئے بڑھے جارہا تھا۔ شاہین صفت مقرر مولانا اللہ وسایا صاحب کے ولولہ انگیز خطاب سے وسیع و عریض جامع مسجد کے در و دیوار گونجنے لگے' ہزاروں کا مجمع' دلوں میں عشق رسالت کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر' نگاہوں کی چمک' اور کفر شکن صدا کے ہر سو اک ہو کا عالم۔ لوگوں کے سروں پر گویا پرندے بیٹھے ہوں۔ مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ دنیا کے بدترین کفر قادیانیت کی سیاہ تاریخ' سیاسی عزائم' ارتدادی تحریک اور ملک دشمنی اس انداز سے بیان کررہے تھے کہ پانچ سالہ بچے سے لیکر اسی سالہ بزرگ تک ہر کوئی مرزائی فتنہ کی سرکوبی کیلئے عملاً" تیار تھا مگر مولانا اللہ وسایا صاحب نے دوران تقریر فرمایا تحریکیں یوں نہیں چلا کرتیں ان کیلئے از خود مواد تیار ہوا کرتا ہے قادیانی دنیا بھر میں اور بالخصوص پاکستان میں یہ فضا تیار کررہے ہیں اور اب قادیانیت کے خلاف جو تحریک چلے گی وہ انشاء اللہ قادیانیت کے خاتمہ کی تحریک ہوگی اور میرے اللہ نے چاہا تو اس تحریک میں قادیانیت اتنی دیر میں مٹے گی جتنی دیر میں کوئی اپنی مونچھوں پہ ہاتھ پھیرتا ہے۔ انہوں نے کہا ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں پوری تحریک کی قیادت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے فرمائی ان کا تعلق صوبہ سرحد سے تھا' قومی اسمبلی میں اس تحریک کی قیادت مولانا مفتی محمودؒ نے کی ان کا تعلق بھی صوبہ سرحد سے تھا۔ مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے بھی قومی اسمبلی میں بھرپور کردار ادا کیا تھا ان کا تعلق بھی آپ کے علاقہ سے تھا صوبہ سرحد والو! قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوانے میں تمہارا بہت بڑا ہاتھ ہے اب قادیانیت کے خاتمہ کی تحریک میں بھی تمہیں مت جانا چاہئے' ہزاروں کے مجمع سے بھرپور بیک زبان آواز اٹھی انشاء اللہ' جمعہ کی نماز کے بعد محفل سوال و جواب کی ہوئی اب بھی وسیع و عریض ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ مولانا اللہ وسایا صاحب نے قادیانیت سے متعلق سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے آخر میں حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی دعا سے یہ ختم نبوت کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

عشاء کی نماز کے بعد مرکزی جامع مسجد خوشحال داتہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہونا تھی۔ عصر کی نماز کے بعد یہ قافلہ مانسہرہ سے مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی سربراہی میں داتہ کی طرف روانہ ہوا۔ مغرب کی نماز کے بعد دعوت طعام سے فراغت حاصل کی گئی۔ داتہ کی فضاؤں میں اذان عشاء کی گونج سے مجاہدین ختم نبوت نے مرکزی جامع مسجد داتہ کا رخ کیا یہ وہی داتہ ہے جسے کبھی ربوہ ثانی کہا جاتا تھا۔ جہاں مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانی مردے "رضی اللہ عنہ" کے الفاظ کے ساتھ دفن تھے جب سے

دانتہ میں ختم نبوت یوتھ فورس کا قیام عمل میں آیا اور ختم نبوت کانفرنسوں کا سلسلہ شروع ہوا تو ان قادیانیوں کی قبریں اکھاڑی گئیں۔ ان کی تختیاں اتاری گئیں' ڈش انٹینے ٹوٹے' مقدمات بنے مکمل بائیکاٹ کیا گیا۔ اب صرف چند قادیانی گھرانے دانتہ کی سرزمین پر سسک رہے ہیں۔ عشاء کی نماز کے بعد کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مجاہد ختم نبوت جناب طاہر رزاق صاحب کا باطل شکن خطاب ہوا دانتہ اپنے ماضی کی یادوں سے لرز رہا تھا اہلیان دانتہ مستقبل کے دانتہ کو تصور میں سجانے لگے جس کی حسین وادی میں قادیانی جانور کے چرنے کیلئے کوئی چراگاہ نہ ہوگی۔ جہاں انشاء اللہ صرف اور صرف سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا سکہ چلے گا۔ دانتہ کے غیور عوام اپنا یہ مافی الضمیر مسلسل نعروں سے بیان کرتے رہے۔ مولانا اللہ وسایا صاحب کا خطاب شروع ہوا تو اہلیان دانتہ نے اپنے اس محسن اور مربی کا رشک بھری نگاہوں اور ہمہ تن قلب عشق بن کر استقبال کیا۔ آپ کا ایک ایک لفظ دانتہ کے غیور عوام عمل کی نیت سے سن رہے تھے اور شاید آپ کے یہی الفاظ دانتہ کے قادیانیوں کی تقدیر ثابت ہوں گے مولانا اللہ وسایا صاحب نے کہا وہ دن ہوا ہوئے جب قادیانی ربوہ میں بیٹھ کر پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کے منصوبے بنایا کرتے تھے آج قادیانی خلیفہ دیار غیر میں سر چھپاتا پھرتا ہے' اور وہ دن دور نہیں جب پوری کائنات میں تلاش کرنے کے باوجود ایک قادیانی نظر نہیں آئے گا۔ مسلمانو! ہمت کرو ان فتوحات کو حاصل کرنے میں اپنا اپنا حصہ ڈالو تاکہ کل قیامت کے دن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو سرخرو ہوں۔ رات گئے یہ کانفرنس ختم ہوئی۔ صبح ہفتہ ۲۷ ستمبر کو گورنمنٹ ہائی اسکول نمبر ۳ مانسہرہ کے گراؤنڈ میں انعام گھر کا پروگرام ترتیب دیا گیا تھا۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب' مولانا اللہ وسایا صاحب' جناب طاہر رزاق صاحب کے علاوہ ضلع مانسہرہ کی پوری دینی قیادت اس موقع پر جمع تھی' کشادہ اسٹیج' انعامات کی کثرت سے تنگ پڑ گیا تھا۔ ضلع بھر کے سرکاری اور پرائیویٹ اسکولوں کے بچے اس انعام گھر کے مہمانان خصوصی اور مقصود و مطلوب تھے۔ ہزاروں بچے تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے "ننھے اسکالرز" مبلغ و دانشور کی صلاحیتوں سے بہرہ ور اس پروگرام میں موجود تھے' تلاوت قرآن مجید اور نعت شریف کے بعد پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر سوالات اور جوابات کا سلسلہ شروع ہوا تو بڑوں بڑوں کی گردنیں جھک گئیں بچے جس اعتماد اور لیاقت کے ساتھ درست جوابات دے رہے تھے وہ بلاشبہ قابل تعریف تھے۔ مولانا خواجہ خان محمد صاحب یہ منظر دیکھ کر بہت مسرور ہو رہے تھے اور مجاہدین ختم نبوت کیلئے آپ کی یہ خوشی ہی اصل انعام تھا۔ شعور ختم نبوت اور قادیانیت شناسی کے نام سے ایک کتاب جناب طاہر رزاق صاحب نے ترتیب دی ہے' جس میں ساڑھے تین سو کے قریب سوال و جواب ہیں ہزاروں کی تعداد میں یہ کتاب اسکولوں میں مفت تقسیم کی گئی اور آج سوالات بھی اسی کتاب سے کئے جا رہے تھے اکثر بچوں کو یہ کتاب زبانی ازبر تھی۔ ایک موقع پر یہ اعلان کیا گیا کہ ایسے بچے اسٹیج پر آئیں جو اس کتاب میں سے کسی بھی جگہ سے پوچھے جانے والے سوال کا جواب دے سکیں ان کیلئے انعام ہے' کئی بچے اسٹیج پر دوڑنے لگے مگر صرف ایک ہی بچے سے سوال پوچھنا تھا باقیوں کو واپس کرنا پڑا۔ اس بچے سے کئی ایک سوال پوچھے گئے اس نے درست جواب دیکر انعام جیتا اور ایک بھی غلطی نہیں کی مگر ایک اور بچہ پھر اسٹیج پر آ گیا پروگرام کے کمپیئر عبدالرؤف روفی نے اس سے کہا کہ آپ دس سوالوں کے جواب دیں انعام آپ کا۔ ان کا خیال تھا کہ بچہ جیسے پہلے بچے کی طرح ہی پانچ سوالوں پر انعام جیتنے کیلئے کہے گا مگر اس بچے نے پانچ کی جگہ دس سوالوں کے چیلنج کو تسلیم کرلیا۔ کمپیئر نے دس کی جگہ سوالوں کی تعداد بیس کرکے پوچھا تو اس نے یہ چیلنج بھی قبول کرلیا۔ کمپیئر نے پچاس سوال کرنے کو کہا اس بچے نے کہا یہ بھی منظور ہے' کمپیئر نے کہا اچھا سو سوالوں پر انعام ہے تو بچے نے کہا آپ سوال پوچھیں' کمپیئر نے کہا ساری کتاب پوچھ کر انعام ملے گا تو کیا آپ اس کیلئے تیار ہیں تو بچے نے کہا آپ سوال تو پوچھیں' کمپیئر نے ہار مانتے ہوئے کہا ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے آپ کو بن سوال پوچھے انعام دیا جاتا ہے۔

چند سال سے کم عمر بچوں کی رد قادیانیت پر اس قدر تیاری اور جذبہ صرف اور صرف آنکھوں ہی سے دیکھا جاسکتا تھا' ساڑھے چھ گھنٹے مسلسل یہ پروگرام جاری رہا' اس کے باوجود کسی طرح کی تھکاوٹ اور بوریت نہ ہوئی تنگی وقت اور جذبہ مسلسل کے باعث تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس مانسہرہ کو تین ماہ کے اندر دوبارہ انعام گھر کرنے کا اعلان کرنا پڑا۔

دوران پروگرام حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب اور مولانا اللہ وسایا صاحب کو جلسوں میں شرکت کیلئے جانا پڑا' ایک جلسہ جامع محمدیہ ڈھوڈیال میں قبل از ظہر منعقد ہوا۔ عقیدہ ختم نبوت اور اسلام کی سربلندی کے موضوع پر مولانا اللہ وسایا صاحب کا خطاب ہوا حضرت اقدس نے دعا فرمائی۔ بعد از نماز ظہر ہزارہ کی عظیم علمی و سیاسی شخصیت مولانا غلام نبی شاہ صاحب کے مدرسہ سراج العلوم جبوڑی میں ختم نبوت پر مولانا اللہ وسایا صاحب کا خطاب ہوا دور افتادہ علاقوں میں قائدین ختم نبوت کے یہ

دورے اس بات کا غماز ہیں کہ قادیانیت کے خلاف چلنے والی آخری تحریک چند دنوں کی بات ہے' جوں جوں قادیانیت کی جارحیت بڑھ رہی ہے غیر مرئی طور پر تحریک ختم نبوت بھی رفتار پکڑ رہی ہے اور جلسوں اور کانفرنسوں میں بڑی بڑی حاضریاں ہو رہی ہیں۔

اس روز بعد از نماز عشاء بفہ میں مولانا غلام غوث ہزارویؒ کانفرنس انعقاد پذیر ہوئی۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی صدارت میں بفہ کی دینی قیادت نے مولانا غلام غوث ہزارویؒ کو خراج تحسین پیش کیا اور مولانا مرحوم کی عقیدہ ختم نبوت کی لگن اور خدمات کو اجاگر کیا گیا۔ اور مرحوم کے مشن کو آگے بڑھانے کیلئے ہر قربانی پیش کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ جناب طاہر رزاق نے بھی مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا مرحومؒ صحیح معنوں میں قادیانیت کی زہرناکیوں سے باخبر تھے تب ہی تو اپنے اکلوتے بیٹے زین العابدین کی میت گھر چھوڑ کر فرض عین یعنی قادیانیت کے تعاقب کیلئے بالاکوٹ گئے تھے۔ مولانا اللہ وسایا صاحب نے ہزارہ ڈویژن میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ سب کچھ قادیانی اس لئے کر رہے ہیں کہ آج ان کی راہ میں کوئی غلام غوثؒ نہیں۔ مگر انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے یہ ابابیل اور ہزارہ کے غیور عوام کبھی بھی ان کے عزائم پورے نہیں ہونے دیں گے ہم اہلیان ہزارہ سے توقع رکھتے ہیں کہ قادیانی فتنہ کے تابوت میں آخری کیل آپ ہی ٹھونکیں گے۔ اور قادیانیوں کو خاک سر ہزارہ بدر کرنے میں تاخیر نہ ہونے دیں گے۔ حضرت اقدس کی دعا پر رات گئے یہ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ رات بارہ بجے حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب اپنے خدام کے ہمراہ ہری پور تشریف لے گئے۔

اس رات سوا آٹھ بجے قطب الاقطاب' امام الخطاطین شیخ طریقت حضرت شاہ نفیس الحسینی دامت برکاتہم عالیہ مانسہرہ میں تشریف لائے۔ دوسرے روز ۲۸ ستمبر بروز اتوار صبح ۹ بجے ڈسٹرکٹ کونسل ہال مانسہرہ میں تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے زیر اہتمام "شہداء بالاکوٹ" سیمینار منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب نے فرمائی۔ اس شہداء بالاکوٹ سیمنار کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں عام تقاریر کے بجائے مقالے پیش کیے گئے۔ علمی اور تحقیقی انداز میں ۱۶۷ سال میں پہلی بار یوں شہداء بالاکوٹ کو نذرانہ عقیدت پیش کیا گیا۔ مولانا اللہ وسایا صاحب' جناب طاہر رزاق صاحب کے علاوہ آج بھی ضلع بھر کی دینی قیادت مجتمع تھی اور ہال اپنی وسعتوں کے باوجود کم پڑ گیا تھا۔ بارہ بجے کے بعد حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب کی دعا کے ساتھ یہ پروگرام ختم ہوا۔ کھانے اور نماز ظہر کے بعد یہ کارواں حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب کی قیادت میں شہداء بالاکوٹ کے مزارات کی زیارت کیلئے بالاکوٹ روانہ ہوا۔ بالاکوٹ پہنچنے پر شدید بارش نے کارواں کا استقبال کیا۔ اسی بارش میں کہیں ٹھہرے بغیر حضرت نفیس شاہ صاحب کے حکم پر سید اسمٰعیل شہیدؒ کے مزار پر حاضری ہوئی۔ بارش' ٹھنڈ' دریا اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے اوپر گرجتے برستے بادلوں نے حضرت نفیس شاہ صاحب کی معیت میں حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اور حضرت سید احمد شہیدؒ کے مزارات پر حاضری کو یادگار بنا دیا۔ عصر کی نماز کے بعد مرکزی جامع مسجد بالاکوٹ میں حضرت سید نفیس الحسینی صاحب کی صدارت میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' نے ختم نبوت پر مختصر خطاب کیا۔ بابا طالب نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت نفیس شاہ صاحب کی یادگار اور مشہور نعت "تجھ سا کوئی نہیں" سنائی۔ واپسی پر مغرب کی نماز گڑھی حبیب اللہ میں ادا کی گئی اور عشاء کے قریب یہ قافلہ مانسہرہ واپس اترا۔ دوسرے روز صبح ۲۹ ستمبر کو مہمان علماء کرام کو مانسہرہ سے رخصت کیا گیا۔

دعائے مغفرت

جناب حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن صاحب (دارالعلوم مدنیہ بہاولپور) جو کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مخلص ترین احباب میں سے ہیں' کی اہلیہ گزشتہ دنوں رحلت فرما گئیں

اناللہ وانا الیہ راجعون

علاوہ ازیں پروفیسر محمد علیم صاحب جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور بھی دارالفنا سے دارالبقاء کی طرف رخصت ہو گئے ہیں ○شیر محمد قریشی صاحب احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور کی والدہ بھی انتقال کر گئیں ○حضرت مولانا مطیع اللہ صاحب نور پور نورنگا بھی وفات پا گئے

اناللہ وانا الیہ راجعون

تمام قائدین' اراکین واحباب ختم نبوت وفات پانے والوں کے لواحقین و پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ تمام قارئین ختم نبوت سے بھی دعائے مغفرت کی درخواست کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

دعابرائے صحت

جناب سید آغا شاہ محمد صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر جو کہ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ' مولانا مفتی محمودؒ اور مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کے مخلص دوستوں میں سے ہیں ایک عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ ان کی ریڑھ کی ہڈی کے دو آپریشن ہو چکے ہیں' امیر مرکزیہ شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ' نائب امیر مرکزیہ حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور مولانا خدابخش شجاع آبادی نے موصوف کیلئے شفائے کاملہ کی دعا کی تمام احباب و قارئین ختم نبوت سے موصوف کی صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

REGD. NO. SS-160

عالمِ اسلام کی تاریخ میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

ثبوت حاضر ہیں!

قادیانیوں کے بدترین کفریہ عقائد و عزائم پر مبنی عکسی شہادتیں

ترتیب و تحقیق

محمد متین خالد

یہ ایک ایسی تاریخی و تحقیقی کتاب ہے

- جو قادیانیوں کی اسلام کے خلاف ہرزہ سرائیوں اور گستاخیوں کے مستند دستاویزی ثبوت لیے ہوئے ہے۔
- جسے دس سال کی شبانہ روز انتھک محنت کے بعد مکمل کیا گیا ہے
- جس میں قادیانی کتب اور اخبارات و رسائل کے 50 ہزار سے زائد صفحات کھنگالنے کے بعد قادیانیوں کے مذموم عقائد و عزائم کے تحریری ثبوت یکجا کر دیے گئے ہیں۔
- جس کے مطالعے سے ہر قادیانی اپنے عقائد کی سچی اور بھیانک تصویر دیکھ کر راہ ہدایت پا سکتا ہے۔
- جو سادہ لوح مسلمانوں کو فتنۂ ارتداد سے بچانے کے لیے ایک مؤثر ہتھیار ثابت ہو سکتی ہے۔
- جس کا مطالعہ علماء، خطباء، وکلاء، اساتذہ اور طلباء کو فتنۂ قادیانیت کے خلاف مضبوط دلائل اور مخصوص معلومات کا ذخیرہ فراہم کرے گا۔
- جسے قادیانیت کے خلاف ہر عدالتی مقدمہ، بحث اور مناظرہ میں مستند حوالے کی حیثیت سے پیش کیا جا سکتا ہے۔
- جسے تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام اور نامور اہلِ علم و دانش کی خواہش اور سرپرستی میں تیار کیا گیا۔

ہوشربا انکشافات

حیرت انگیز معلومات

سنسنی خیز واقعات

سارے راز بے نقاب

ناقابلِ تردید حقائق

بند کتابوں کی کھلی کہانی

قادیانیت پر مکمل انسائیکلوپیڈیا

ہر گھر اور لائبریری کی ضرورت

دیباچہ نگار

حضرت خواجہ خان محمد امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت پاکستان • حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ نائب امیر • حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ • حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہٗ ایڈیٹر ختم نبوت کراچی انٹرنیشنل • جناب جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری سپریم کورٹ آف پاکستان • جناب مجید نظامی چیف ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت • ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل حمید گل سابق سربراہ آئی ایس آئی • پروفیسر محمد سلیم مدیر سر راہے روزنامہ نوائے وقت:

کمپیوٹر کتابت • بہترین کاغذ • دیدہ زیب طباعت • مضبوط جلد • جدید ڈیزائننگ • چار رنگا انتہائی خوبصورت ٹائیٹل • صفحات : 864
قیمت /300 روپے • جماعتی کارکنوں کے لیے "خصوصی رعایت" قیمت صرف 200 روپے مع 20 روپے ڈاک خرچ (ترسیل بذریعہ منی آرڈر، وی پی ہرگز نہ ہوگی)

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان ☎ 514122

مکتبہ تعمیرِ انسانیت اردو بازار لاہور
فون 7237500